قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 18 مئی 2022ء | 17 شوال 1443 ہجری قمری | 18 ہجرت 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:118

ارشاد باری تعالیٰ

کُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ﴿۳۲﴾

(الاعراف: 32)

ترجمہ: کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

فرمان خلیفہ وقت

اسلام کسی بھی طرف جھکاؤ سے منع کرتا ہے۔ اپنا اُسوۂ حسنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے رکھ دیا۔ نہ افراط کرو نہ تفریط کرو۔ آخر میں جو فرمایا کہ جو میری سنت سے منہ موڑتا ہے وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے بھی وارننگ ہے جو یہ کہتے ہیں کہ شادی صرف خوشی کا نام ہے اور اس میں ہر طرح جو مرضی کرلو کوئی حرج نہیں۔ تو آپ نے یہ کہہ کر کہ جو میری سنت سے منہ موڑتا ہے وہ مجھ سے نہیں ہے۔ یعنی افراط کرنے والوں کو بھی بتا دیا کہ لغویات سے بچنا نیکیوں کو قائم کرنا بلکہ تقویٰ کے اعلیٰ ترین معیار حاصل کرنا میری سنت ہے اس لئے تم بھی نیکیوں پر چلنے کی اور لغویات سے بچنے کی، لہو ولعب سے بچنے کی میری سنت پر عمل کرو۔ بعض لوگ بعض شادی والے گھر جہاں شادیاں ہو رہی ہوں دوسروں کی باتوں میں آکر یا ضد کی وجہ سے یاد کھاوے کی وجہ سے کہ فلاں نے بھی اس طرح گانے گائے تھے، فلاں نے بھی یہی کیا تھا، تو ہم بھی کریں گے اپنی نیکیوں کو برباد کر رہے ہوتے ہیں۔ اس سے بھی ہر احمدی کو بچنا چاہئے۔ فلاں نے اگر کیا تھا تو اس نے اپنا حساب دینا ہے اور تم نے اپنا حساب دینا ہے۔ اگر دوسرے نے یہ حرکت کی تھی اور پتہ نہیں لگا اور نظام کی پکڑ سے بھی بچ گیا تو ضروری نہیں کہ تم بھی بچ جاؤ۔ تو سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ سب کام کرنے ہیں یا نیکیاں کرنی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنی ہیں، وہ تو دیکھ رہا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے ہر اس چیز سے بچنا ہوگا جو دین میں برائی اور بدعت پیدا کرنے والی ہے۔

(خطبہ جمعہ 25/ نومبر 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- روشن جمالِ یار سے ہے انجمن تمام (منظوم)
- احکام خداوندی
- دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)
- کلمات فارسی از ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- مناسب غذا بچوں کا مستقبل طے کرتی ہے
- انسانیت کی مدد، دنوں یا ہندسوں کی محتاج نہیں

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَذْکُرِاسْمَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِنْ نَّسِیَ اَنْ یَّذْکُرَاسْمَ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیۡٓ اَوَّلِہٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ

(ابوداؤد کتاب الاطعمة)

جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لے (یعنی بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھے) اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے پر بِسۡمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ پڑھ لے۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

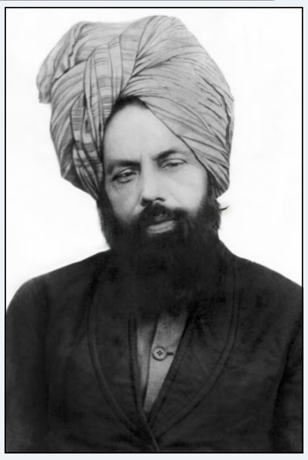

جسمانی اوضاع کا روح پر بہت قوی اثر ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی میں فرماتے ہیں:

’’واضح ہو کہ قرآن شریف کے رو سے انسان کی طبعی حالتوں کو اس کی اخلاقی اور روحانی حالتوں سے نہایت ہی شدید تعلقات واقع ہیں۔ یہاں تک کہ انسان کے کھانے پینے کے طریقے بھی انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر اثر کرتے ہیں۔... اسی واسطے قرآن شریف نے تمام عبادات اور اندرونی پاکیزگی کے اغراض اور خشوع خضوع کے مقاصد میں جسمانی طہارتوں اور جسمانی آداب اور جسمانی تعدیل کو بہت ملحوظ رکھا ہے۔ اور غور کرنے کے وقت یہی فلاسفی نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے کہ جسمانی اوضاع کا روح پر بہت قوی اثر ہے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 18-19)

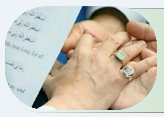

دربارِ خلافت

’’اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانۂ خدا ہوتا ہے۔جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہیے۔پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔محض لِلّٰہ اُسے کیا جاوے۔نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو۔تب خدا برکت دے گا‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 93 ایڈیشن 2003ء)

یہ اقتباس مَیں پہلے بھی کئی دفعہ پیش کر چکا ہوں لیکن اس میں بیان کردہ باتیں اتنی اہم ہیں کہ ہر احمدی کو بار بار اُنہیں سامنے رکھنا چاہئے۔پہلی بات یہ کہ یہ خانۂ خدا ہے۔خانۂ خدا کے لئے جو باتیں ہمیں پیشِ نظر رکھنی چاہئیں ان کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔اگر یہ یقین ہے کہ خدا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر احمدی اس یقین پر قائم ہے کہ خدا ہے تو پھر اُس کے گھر کے احترام،عزت اور اُسے آباد کرنے کی طرف بھی توجہ دینی ہو گی۔اور جب خدا تعالیٰ کی خاطر اُس کے گھر کو آباد کرنے کی طرف توجہ ہو گی تو پھر عبادت کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ ہو گی۔آپس میں پیار و محبت سے رہنے کی طرف بھی توجہ کرنی ہو گی۔

اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد کے حوالے سے ہی فرماتے ہیں کہ:

’’جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز باجماعت ادا کیا کریں‘‘۔فرمایا ’’جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 93 ایڈیشن 2003ء)

پس پہلی بات جو خانۂ خدا کے حوالے سے یاد رکھنی چاہئے کہ یہ خانۂ خدا ہے اور ہر احمدی نے جو اس علاقے میں رہتا ہے،اس میں باجماعت نمازوں کی طرف توجہ کر کے اس کا حق ادا کرنا ہے۔اور باجماعت عبادت کا حق پھر اس طرف توجہ دلانے والا ہو کہ ہم نے محبت اور پیار اور اتفاق سے رہنا ہے۔

فرمایا کہ ’’اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے‘‘۔یہ بات آج سے تقریباً ایک سو آٹھ سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی۔اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی تربیت جس طرح ساتھ ساتھ ہو رہی تھی اور اُن کا تقویٰ جس معیار پر تھا وہ آج سے انتہائی بلند تھا۔خدا کا خوف اُن میں زیادہ تھا۔نمازوں کی توجہ اُن میں بہت بڑھ کر تھی۔بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے وہ لوگ تھے جن کا خدا تعالیٰ سے ایک خاص تعلق تھا۔لیکن نبی کا کام ہے کہ تقویٰ کی تمام باریکیوں کو اپنے ماننے والوں کے سامنے رکھ کر اُن کو اعلیٰ معیار کی طرف رہنمائی کرے۔اس لئے آپ نے ہر امکان کو کھول کر اپنے ماننے والوں کے سامنے رکھ کر نصیحت فرمائی کہ اس طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔آپ علیہ السلام کو فکر تھی کہ یہ ابتدائی دور ہے۔اگر اس میں معیارِ تقویٰ بلند نہ ہوا تو آئندہ آنے والوں کے سامنے ایسے نمونے نہیں ہوں گے جس سے وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔میں نے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات کا جو سلسلہ شروع کیا تھا،اس میں بہت زیادہ تشنگی رہ گئی ہے کیونکہ تمام صحابہ کے واقعات ہمارے سامنے نہیں آئے اور جو آئے وہ بھی بہت کم اور مختصر تھے۔لیکن جو سامنے آئے وہی ایسے معیار کے ہیں جو صحابہ کے لئے دعاؤں کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔اور اُن صحابہ کی نسل میں سے جو بعض شاید یہاں سپین میں بھی رہنے والے ہوں،اُن کو خاص طور پر اپنے بزرگوں کے لئے دعاؤں اور اُن کے نمونوں پر چلنے کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور یہاں اس ملک میں تو ہم نے ابھی بے انتہا کام کرنا ہے۔اُس کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کرنا ہے جو آج سے کئی صدیاں پہلے کھوئی گئی۔یہاں رہنے والوں کو دوبارہ دینِ اسلام کی خوبیاں بتا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے اور اس کے لئے سب سے اہم چیز اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا،اُس سے مدد مانگنا اور ایک اکائی بن کر تبلیغ کا کام کرنا ہے۔

(خطبہ جمعہ 5/اپریل 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

روشن جمالِ یار سے ہے انجمن تمام

روشن جمالِ یار سے ہے انجمن تمام
دہکا ہوا ہے آتشِ گل سے چمن تمام

حیرت غرورِ حسن سے، شوخی سے اضطراب
دل نے بھی تیرے سیکھ لیے ہیں چلن تمام

اللہ ری جسمِ یار کی خوبی کہ خود بخود
رنگینیوں میں ڈوب گیا پیرہن تمام

دل خون ہو چکا ہے، جگر ہو چکا ہے خاک
باقی ہوں میں، مجھے بھی کر اے تیغ زن! تمام

دیکھو تو چشمِ یار کی جادو نگاہیاں
بے ہوش اک نظر میں ہوئی انجمن تمام

ہے نازِ حسن سے جو فروزاں جبینِ یار
لبریزِ آبِ نور ہے چاہِ ذقن تمام

نشو و نمائے سبزہ و گل سے بہار میں
شادابیوں نے گھیر لیا ہے چمن تمام

اس نازنیں نے جب سے کیا ہے وہاں قیام
گلزار بن گئی ہے زمینِ دکن تمام

اچھا ہے اہلِ جور کیے جائیں سختیاں
پھیلے گی یوں ہی شورشِ حبِّ وطن تمام

حسرت موہانی

صبیحہ محمود۔ جرمنی

احکام خداوندی

قسط نمبر 37

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

نکاح میں حلت و حرمت (حصہ 2)

• وَاِنْ فَاتَكُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا (الممتحنہ:12)

اور اگر تمہاری بیویوں میں سے کچھ تم سے کفار کی جانب جاتی رہیں اور تم ہرجانہ لے چکے ہو تو اُن مومنوں کو جن کی بیویاں ہاتھ سے جاچکی ہوں اس کے مطابق دو جو انہوں نے خرچ کیا تھا۔

چار عورتوں تک شادی کی اجازت اور اُن میں انصاف کا حکم

• وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا (النساء:4)

اور اگر تم ڈرو کہ تم یتامیٰ کے بارے میں انصاف نہیں کرسکو گے تو عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو۔ دو دو اور تین تین اور چار چار۔ لیکن اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہیں کرسکو گے تو پھر صرف ایک (کافی ہے) یا وہ جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یہ (طریق) قریب تر ہے کہ تم ناانصافی سے بچو۔

(نوٹ: یہاں یتیم لڑکی سے انصاف نہ کر سکنے کی صورت میں اُس سے نکاح نہ کرنے کا بھی حکم ہے۔ جس کے لئے ’’ذوی القربیٰ‘‘ دیکھیں)

مالی لحاظ سے نکاح کی توفیق نہ پانے والے پاکیزگی اختیار کریں

• وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (النور: 34)

اور وہ لوگ جو نکاح کی توفیق نہیں پاتے انہیں چاہئیے کہ اپنے آپ کو بچائے رکھیں یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے مالدار بنا دے۔

بیواؤں، غلاموں اور لونڈیوں کی شادی کراؤ اور شادی میں غربت حائل نہ ہو

• وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (النور:33)

اور تمہارے درمیان جو بیوائیں ہیں ان کی بھی شادیاں کراؤ اور اسی طرح جو تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے نیک چلن ہوں ان کی بھی شادی کراؤ۔ اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی بنا دے گا اور اللہ بہت وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

لونڈی اگر شادی کرنا چاہے تو نہ روکو

• وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (النور:34)

اور اپنی لونڈیوں کو اگر وہ شادی کرنا چاہیں تو (روک کر مخفی) بدکاری پر مجبور نہ کرو تاکہ تم دنیوی زندگی کا فائدہ چاہو۔

آزاد مومن عورتوں سے شادی کی استطاعت نہ رکھنے کی صورت میں مومن لونڈیوں سے شادی کرنے کی اجازت اور اس کی شرائط

• وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ (النساء:26)

اور تم میں سے جو کوئی مالی وسعت نہ رکھتے ہوں کہ آزاد مومن عورتوں سے نکاح کرسکیں تو وہ تمہاری مومن لونڈیوں میں سے جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے (کسی سے) نکاح کرلیں۔ اور اللہ تمہارے ایمانوں کو خوب جانتا ہے۔ تم میں سے بعض، بعض سے نسبت رکھتے ہیں۔ پس ان سے نکاح کرو اُن کے مالکوں کی اجازت سے اور ان کو ان کے حق مہر دستور کے مطابق ادا کرو ایسے حال میں کہ وہ اپنی عزت کو بچانے والیاں ہوں نہ کہ بے حیائی کرنے والیاں اور نہ ہی خفیہ دوست بنانے والیاں ہوں۔

لونڈی اگر بے حیائی کرے تو اس کی سزا آزاد عورتوں سے نصف ہے

• فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (النساء:26)

پس جب وہ نکاح کرچکیں پھر اگر وہ بے حیائی کی مرتکب ہوں تو ان کی سزا آزاد عورتوں کی سزا کی نسبت آدھی ہوگی۔ یہ (رعایت) اس کے لئے ہے جو تم میں سے گناہ سے ڈرتا ہو۔ اور تمہارا صبر کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ظہار۔ بیوی کو ماں کہنا ناپسندیدہ اور جھوٹی بات ہے

• اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ (المجادلہ: 3)

تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ دیتے ہیں، وہ ان کی مائیں نہیں ہوسکتیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنم دیا۔ اور یقیناً وہ ایک سخت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ اور اللہ یقیناً بہت درگزر کرنے والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

• وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۴ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۵ (المجادلہ:4-5)

اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو ماں کہہ دیتے ہیں، پھر جو کہتے ہیں اس سے رجوع کر لیتے ہیں، تو پیشتر اس کے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو چھوئیں ایک گردن کا آزاد کرنا ہے۔ یہ وہ ہے جس کی تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ جو تم کرتے ہو اُس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

پس جو (اُس کی) استطاعت نہ پائے تو مسلسل دو مہینے کے روزے رکھنا ہے پیشتر اس کے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو چھوئیں۔ پس جو (اِس کی بھی) استطاعت نہ رکھتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے طمانیت نصیب ہو۔ یہ اللہ کی حدود ہیں اور کافروں کے لئے بہت ہی دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

(نوٹ: ان آیات میں بیویوں کو ماں کہہ کر (ظہار) رجوع کرنے کی صورت میں بیوی کو چھوڑنے سے پیشتر یہ کفارہ ادا کرنا ہے)

1۔ ایک غلام آزاد کرنا ہے۔

2۔ اگر غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ ہو تو دو مہینے کے روزے رکھنا ہے۔

3۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو 60 مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

ایلا کی صورت میں 4 مہینے بیویوں سے علیحدگی

• لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (البقرہ:227)

ان لوگوں کے لئے جو اپنی بیویوں سے تعلقات قائم نہ کرنے کی قسم کھاتے ہیں چار مہینے تک انتظار کرنا (جائز) ہوگا۔ پس اگر وہ رجوع کرلیں تو اللہ یقیناً بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(700 احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 305-309)

حسنیٰ مقبول احمد۔امریکہ

دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)

قسط 28

خدا تعالیٰ نے دعا اور کوشش دونو کی تاکید فرمائی ہے

تقویٰ کا مرحلہ بڑا مشکل ہے اسے وہی طے کرسکتا ہے جو بالکل خدا تعالیٰ کی مرضی پر چلے۔ جو وہ چاہے وہ کرے اپنی مرضی نہ کرے۔ بناوٹ سے کوئی حاصل کرنا چاہے تو ہرگز نہ ہوگا۔ اس لئے خدا کے فضل کی ضرورت ہے اور وہ اسی طرح سے ہوسکتا ہے کہ ایک طرف تو دعا کرے اور ایک طرف کوشش کرتا رہے۔ خدا تعالیٰ نے دعا اور کوشش دونو کی تاکید فرمائی ہے۔ اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ میں تو دعا کی تاکید فرمائی ہے۔ اور وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) میں کوشش کی۔ جب تک تقویٰ نہ ہوگا اولیاء الرحمٰن میں ہرگز داخل نہ ہوگا اور جب تک یہ نہ ہوگا حقائق اور معارف ہرگز نہ کھلیں گے۔ قرآن شریف کی عروس اسی وقت پردہ اٹھاتی ہے جب اندرونی غبار دور ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 227)

انبیاء کا آخری حربہ دعا ہوتی ہے

میں سمجھتا ہوں کہ دعا سے آخری فتح ہوگی اور انبیاء علیہم السلام کا یہی طرز رہا ہے کہ جب دلائل اور حجج کام نہیں دیتے تو ان کا آخری حربہ دعا ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا وَاسۡتَفۡتَحُوۡا وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیۡدٍ (ابراہیم:16) یعنی جب ایساوقت آجاتا ہے کہ انبیاء ورسل کی بات لوگ نہیں مانتے تو پھر دعا کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے مخالف متکبر و سرکش آخر نامراد اور ناکام ہو جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 323)

عیسائیت کے مہلک فتنہ کی نسبت آپ نے فرمایا کہ بہت غور اور فکر کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اب صرف قلموں اور کاغذوں کا ہی کام نہیں ہے کہ وہ اس فتنہ کو فرو کرسکے کتابیں ہم نے لکھیں تو اس کے مقابل پر انہوں نے بھی لکھدیں۔ لوگ اپنے اپنے نفس کی فکر میں اس قدر مصروف ہیں کہ ان کو مقابلہ کرنے کی فرصت ہی نہیں ہوتی اور جب انہوں نے مقابلہ ہی نہ کیا تو پھر حق کیسے کھلے۔ اس لئے اب میرا ارادہ ہے کہ ایک لمبا سلسلہ دعا اور انقطاع کا شروع کیا جاوے۔ نرے وعظ اور تبلیغ سے کیا ہوتا ہے۔ انبیاء بھی جب وعظ اور تبلیغ سے تھک گئے اور دیکھا کہ ابھی فتنہ برقرار ہے تو پھر انہوں نے دعا کی طرف توجہ کی تا کہ توجہ باطنی سے فتنہ کو پاش پاش کیا جاوے جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَاسۡتَفۡتَحُوۡا وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیۡدٍ (ابراہیم:16) یعنی جب رسولوں نے دیکھا کہ وعظ اور پند سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو انہوں نے ہر ایک بات سے کنارہ کش ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی اور اس سے فیصلہ چاہا تو پھر فیصلہ ہوگیا۔‘‘

(حاشیہ ملفوظات جلد 6 صفحہ 323)

دعا جیسی کوئی چیز نہیں

گناہوں سے پاک ہونے کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ ہی کا فضل درکار ہے جب اللہ تعالیٰ اس کے رجوع اور توبہ کو دیکھتا ہے تو اس کے دل میں غیب سے ایک بات پڑجاتی ہے اور وہ گناہ سے نفرت کرنے لگتا ہے اور اس حالت کے پیدا ہونے کے لئے حقیقی مجاہدہ کی ضرورت ہے۔

وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا (العنکبوت:70)

جو مانگتا ہے اس کو ضرور دیا جاتا ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔

(الحکم جلد 8 نمبر 8 مورخہ 10 مارچ 1904ء صفحہ 7)

دعائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں

دنیا میں دیکھو کہ بعض خرگدا ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ہر روز شور ڈالتے رہتے ہیں۔ ان کو آخر کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو قادر اور کریم ہے جب یہ اڑکر دعا کرتا ہے تو پالیتا ہے کیا خدا انسان جیسا بھی نہیں۔ یہ قاعدہ یاد رکھو کہ جب دعا سے باز نہیں آتا اور اس میں لگا رہتا ہے تو آخر دعا قبول ہوجاتی ہے مگر یہ بھی یاد رہے کہ باقی ہر قسم کی دعائیں طفیلی ہیں اصلی دعائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں۔ باقی دعائیں خود بخود قبول ہوجائیں گی۔ کیونکہ گناہ کے دور ہونے سے برکات آتی ہیں۔ یوں دعا قبول نہیں ہوتی جو نری دنیا ہی کے واسطے ہو۔ اس لئے پہلے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے دعائیں کرے اور وہ سب سے بڑھ کر دعا اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ (الفاتحہ:6) ہے۔ جب یہ دعا کرتا رہے گا تو وہ منعم علیہم کی جماعت میں داخل ہوگا جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی محبت کے دریا میں غرق کر دیا ہے۔ ان لوگوں کے زمرہ میں جو منقطعین ہیں داخل ہوکر یہ وہ انعامات الٰہی حاصل کرے گا جیسے عادت اللہ ہمیشہ سے جاری ہے۔ یہ کبھی کسی نے نہیں سنا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک راستباز۔ متقی کو رزق کی مار دے بلکہ وہ تو سات پشت تک بھی رحم کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 385-386)

انسان کی ضرورتوں اور خواہشوں کی تو کوئی حد نہیں اور بعض لوگ انہی کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور ان کو خدا کو راضی کرنے اور گناہ سے بچنے کی دعا کا موقعہ ہی نہیں پیش آتا لیکن اصل بات یہ ہے کہ دنیا کے لئے جو دعا کی جاتی ہے وہ جہنم ہے۔ دعا صرف خدا کو راضی کرنے اور گناہوں سے بچنے کی ہونی چاہیئے۔ باقی جتنی دعائیں ہیں وہ خود اس کے اندر آجاتی ہیں۔

(البدر جلد 3 نمبر 11 صفحہ 4)

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ بڑی دعا ہے۔ صِرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ گویا خدا کو شناخت کرنا ہے اور اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ کل گناہوں سے بچنا ہے اور صالحین میں داخل ہونا ہے۔ (البدر حوالہ مذکور)

(حاشیہ ملفوظات جلد 6 صفحہ 386)

دعا ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے

سچا مسلمان بننا اور اونٹ کا سوئی کے ناکے سے نکلنا ایک ہی بات ہے۔ جب تک یہ نفس اونٹ کی طرح موٹا ہے یہ اس میں سے نکل نہیں سکتا۔ لیکن جب دعا اور تضرع کے ساتھ نفس کو مار لیتا ہے اور وہ جسم جو عارضی طور پر اس پر چڑھا ہوا ہوتا ہے دور ہوجاتا ہے تو یہ لطیف ہوکر اس میں سے نکل جاتا ہے اس کے لئے ضرورت ہے دعا کی۔ پس ہر وقت دعا کرتا رہے کیونکہ دعا تو ایک ایسی چیز ہے جو ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے۔ دعا کے ساتھ مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہوجاتا ہے۔ لوگوں کو دعا کی قدر و قیمت معلوم نہیں وہ بہت جلد ملول ہوجاتے ہیں اور ہمت ہار کر چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ دعا ایک استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے۔ جب انسان پوری ہمت سے لگا رہتا ہے تو پھر ایک بدخلقی کیا ہزاروں بدخلقیوں کو اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے اور اسے کامل مومن بنا دیتا ہے لیکن اس کے واسطے اخلاص اور مجاہدہ شرط ہے جو دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 404)

اگر دعا اپنے اختیار میں ہوتی تو انسان جو چاہتا کر لیتا۔ اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ فلاں دوست یا رشتہ دار کے حق میں ضرور فلاں بات ہو ہی جاوے گی۔ بعض وقت باوجود سخت ضرورت محسوس کرنے کے دعا نہیں ہوتی اور دل سخت ہوجاتا ہے۔ چونکہ اس کے سِرّ سے لوگ واقف نہیں ہوتے اس لئے گمراہ ہوجاتے ہیں۔ اس پر ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر جف القلم والی بات (یعنی مسئلہ تقدیر جس رنگ میں سمجھا گیا ہے) ٹھیک ہے۔ لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ خدا کے علم میں سب ضرور ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ فلاں کام ضرور ہی کر دیوے۔ اگر ان لوگوں کا یہی اعتقاد ہے کہ جو کچھ ہونا تھا وہ سب ہو چکا اور ہماری محنت اور کوشش بیسود ہے تو درد سر کے وقت علاج کی طرف کیوں رجوع کرتے ہیں۔ پیاس کے لئے ٹھنڈا پانی کیوں پیتے ہیں؟ بات یہ ہے کہ انسان کے تردد پر بھی کچھ نہ کچھ نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ (تردد بمعنے کوشش جدوجہد، مرتب)

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 422-423)

محمود احمد طلحہ۔مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ یو کے

کلمات فارسی از ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ

قسط 3

چ

ے چَشْمِ بَدْاَنْدیش کِہْ بَرْکَنْدِہ بَادْ
عَیْب نُمَایَدْ ہُنَرَشْ دَرْ نَظَر

ترجمہ:۔بدخواہ کی آنکھ خدا کرے پھوٹ جائے۔اسے ہنر بھی عیب دکھائی دیتا ہے۔

ع چُوْں بِدَوْلَتْ بِرَسِیْ مَسْت نَگَرْدِیْ مَرْدِیْ

ترجمہ:۔ اگر تو دولت حاصل کرنے کے بعد (بھی) مست نہ ہو تو مرد (کہلانے کا حق دار)ہے۔

ے چِہ خُوْش تَرَانِہ زَدْ اِیْن مَطْرَبْ مَقَامْ شَنَاسْ
کِہ دَرْمِیَانْ غَزَل قَوْلِ آشِنَا آوَر

ترجمہ:۔ اس موقع شناس گویے نے کتنا اچھا راگ گایا، کہ غزل کے اندر محبوب کی بات بھی لے آیا۔

ے چُوْکَارِےعُمْر نَا پَیْدَاسْت بَارِےآنْ اَوْلیٰ
کِہْ رُوْزِے وَاقِعِہ پِیْشِ نِگَارِے خُوْد بَاشِیْم

ترجمہ:۔ جبکہ عمر کا معاملہ پوشیدہ ہے،تو بہتر ہے کہ ہم موت کے آنے کے دن محبوب کے سامنے ہوں۔

ے چُوْرُوْزِمَرْگ نَہْ پَیْدَاسْت بَارِےْآن اَوْلیٰ
کِہْ رُوْزِ وَاقِعِہ پِیْشِ نِگَارِ خُوْد بَاشِیْم

ترجمہ: ۔ جب موت کا دن پوشیدہ ہے تو بہتر ہےکہ ہم موت کےآنے کے دن محبوب کے سامنے ہوں ۔

ے چِہْ خُوْش گُفْتْ دَرْوِیْشِ کُوْتَاہْ دَسْت
کِہْ شَبْ تَوْبِہْ کَرْدْ و سَحَرْگَاہْ شِکَسْت

ترجمہ:۔ ایک مفلس درویش نے کیا اچھا کہا جس نے رات کو توبہ کی اور صبح کو توڑ دی۔

ے چُنِیْں زَمَانِہْ چُنِیْں دَوْر اِیْں چُنِیْں بَرَکَاتْ
تُوبِےْ نَصِیْب رَوِیْ وَہْ چِہْ اِیْں شَقَابَاشَدْ

ترجمہ:۔ ایسا وقت ایسا زمانہ اورایسی ایسی برکتیں پھر بھی اگرتوبےنصیب رہے تو اس بدبختی پر کیا تعجب ہے۔

ے چُوْں رُوْئِے خُوْبِ اُوْ آیَدْ بِیَادَمْ
فَرَامُوْشَمْ شَوَدْ مَوْجُوْد و مَعْدُوْم

ترجمہ:۔ جب مجھے اس کا حسین چہرہ یاد آتا ہے تو مجھے حاضر و غائب سب بھول جاتے ہیں۔

ےچَرَاغِیْکِہْ اِیْزَدْ بَرْفُرُوْزَدْ
ہَرْآنْکَسْ تُفْ زَنَدْ رِیْشَشْ بِسُوْزَدْ

ترجمہ:۔جس چراغ کو اللہ تعالیٰ روشن کرے جو شخص اس پر پھونک مارے گا اس کی داڑھی جل جائے گی۔

ے چُوْ بَیْتُ الْمُقَدَّس دَرُوْں پُرْ زِتَابْ
رَہَا کَرْدِہْ دِیْوَارِ بِیْرُوْں خَرَاب

ترجمہ:۔ بیت المقدس کی طرح ان کا اندرونہ روشن ہے مگر باہر کی دیوار خراب ہے ۔

ے چَشْم بَازْ و گُوْش بَازْ و اِیْن ذُکَا
خِیْرِہْ اَمْ اَزْ چَشْم بَنْدِیِ خُدَا

ترجمہ : ۔ آنکھیں کھلی ہیں اور کان کھلے ہیں اور یہ ذہانت۔ میں اللہ (تعالیٰ) کی چشم بندی پر حیران ہوں ۔

ے چُوْ دَوْرِ خُسْرَوِیْ آغَازْ کَرْدَنْد
مُسَلْمَانْ رَا مُسَلْمَانْ بَازْ کَرْدَنْد

(الہام)

ترجمہ:۔ جب فارسی الاصل بادشاہ کا دور شروع ہوگا تو نام نہاد مسلمان کو از سر نو مسلمان کیا جائے گا۔

ح

ع حِکَایَتِے ست کہ اَزْرُوْزْگَارِہِجْرَان اَسْت

ترجمہ:۔ وہ جدائی کے زمانے کی ہی داستان ہے۔

ے حِدِیْثِ آتِشِ دُوْزَخْ کِہ گُفْت وَاعِظْ شَیْخ
حَدِیْثِ آتِشِ رُوْزگَارِ ہِجْرَان اَسْت

ترجمہ:۔ بزرگ واعظ نے دوزخ کی آگ کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے وہ جدائی کے زمانہ کی ہی داستان ہے۔

ے حَقًّا کِہْ بَاعُقُوْبَتِ دُوْزَخْ بَرَابَرْ اَسْت
رَفْتَنْ بِہْ پَایِ مَرْدِیِ ہَمْسَایِہْ دَرْبِہِشْت

ترجمہ :۔ بخدا دوزخ کے عذاب کے برابر ہے ہمسایہ کی شفاعت پر بہشت میں جانا۔

ع حَرْفِے بَسْ اَسْت اَگَرْ دَرْخَانِہْ کَسْ اَسْت

ترجمہ:۔ ایک ہی لفظ کافی ہے اگر کوئی گھر میں ہو۔

ے حَضْرَتِ اِنْسَانْ کِہْ حَدِّ مُشْتَرَکْ رَا جَامِعْ اَسْت
مِےْ تَوَانَدْ شُدْ مَسِیْحَا مِےْ تَوَانَدْ شُدْ خَرِےْ

ترجمہ :۔انسان جوحدِ مشترک کا جامع ہے وہ مسیحا بھی بن سکتا ہے اور گدھا بھی۔

خ

ے خِشْتِ اَوّل چُوْں نِہَدْ مِعْمَارْ کَجْ
تَا ثُرَیَّا مِے رَوَدْ دِیْوَار کَجْ

ترجمہ:۔ جب معمار پہلی اینٹ ہی ٹیڑھی رکھے تو وہ دیوار آسمان تک ٹیڑھی ہی اٹھے گی۔

ے خُدَابِیْنَدْ و بِپُوْشَدْ و ہَمْسَایِہْ نَہْ بِیْنَدْ وخُرُوْشَدْ

ترجمہ :۔خدا تعالیٰ دیکھتے ہوئے بھی پردہ پوشی کرتا ہے ہمسایہ نہیں دیکھتااورغل مچاتاہے۔

ے خُدَا دَانَدْ بِپُوْشَدْ
ہَمْسَایِہْ نَدَانَدْ و خُرُوْشَد

ترجمہ: ۔ خدا جانتے ہوئے بھی پردہ پوشی کرتا ہے ہمسایہ نہیں جانتا اورغل مچاتا ہے ۔

ع خُدَا دَارِیْ چِہْ غَمْ دَارِیْ

ترجمہ :۔ جب خدا تیرا ہے تو تجھے کیا غم ہوسکتا ہے۔

ع خَاکْ شَوْپِیْش اَزْآنْ کِہْ خَاکْ شَوِیْ

ترجمہ:۔ خاک بننے سے پہلے خاک ہوجا۔

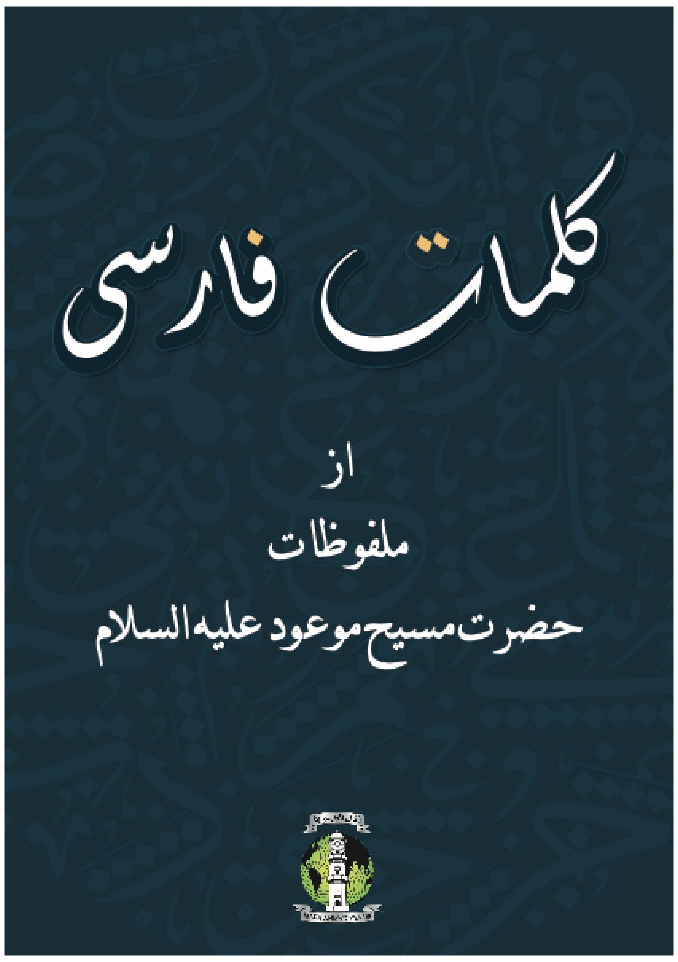

ے خَارِقِے کَزْ وَلِیْ مَسْمُوْع اَست
مُعْجِزِہْ آنْ نَبِیِ مَتْبُوْعْ اَست

ترجمہ:۔ وہ معجزہ جو کسی ولی کے متعلق سنا جائے وہ معجزہ اس نبی کا ہے جس کا وہ ولی پیروکار ہے ۔

ے خُوْرِتَابَانْ سِیَہ گَشْت اَسْت اَزْ بَدْ کَارِیِ مَرْدُم
زَمِیْن طَاعُوْن ہَمِیْ آرَدْپَئِے تَخْوِیْف و اِنْذَارِے

ترجمہ:۔ لوگوں کے برے کاموں کی وجہ سے سورج سیاہ ہوگیا،تخویف وانذار کی خاطرزمین طاعون لائی ہے۔

ے خَیَالِ زُلْفِ تُو جُسْتَنْ نَہ کَارِخَامَانْ اَسْت
کِہ زِیْرِ سِلْسِلِہْ رَفْتَنْ طَرِیْقِ عَیَّارِیْ اَسْت

ترجمہ:۔ تیری زلف کا تصور کچے آدمیوں کا کام نہیں کیونکہ تیری زلفوں کے سائے میں آنا چالاکی کا طریقہ ہے ۔

ے خُوْرْدَنْ بَرَائِے زِیْستَنْ وذِکْرْکَرْدَنْ اَسْت
تُوْمُعْتَقِدْ کِہْ زِیْستَنْ اَزْ بَہْرِ خُوْرْدَنْ اَسْت

ترجمہ:۔ کھانا تو جینے اور یادِ خداوندی کے لئے ہے۔تو اس کا معتقد ہے کہ زندگی محض کھانے کے لئے ہے۔

ع خَرِبَسْتِہْ بِہْ گَرْچِہْ دُزْد آشِنَا اَسْت

ترجمہ:۔اگرچہ چور سے جان پہچان ہو، گدھے کو باندھ کر رکھنا بہتر ہے ۔

ع خُوْش بَاشْ کِہْ عَاقِبَتْ نِکُوخَواھَدْبُوْد

ترجمہ :۔خوش ہو کہ انجام نیک ہوگا۔

ے خَیْرِےْ کُنْ اَےْ فَلَانْ وَغَنِیْمَتْ شُمَارْعُمْر
زَانْ پِیْشْتَرْ کِہْ بَانْگ بَرْآیَدْ فَلَانْ نَمَانْد

ترجمہ:۔اے مخاطب کچھ نیکی کر لے اور عمر کو غنیمت سمجھ اس سے پہلے کہ آواز آئے فلاں نہیں رہا۔

ے خَوْاجِہْ دَرْبَنْدِ نَقْشِ اَیْوَانْ اَسْت
خَانِہْ اَزْ پَائِے بَسْت وِیْرَانْ اَسْت

ترجمہ:۔ مالک، مکان کے نقش و نگار کی فکر میں ہے حالانکہ مکان کی بنیادیں ویران ہوچکی ہیں ۔

ع خُدَا رَا بِخُدَا تَوَانَدْ شَنَاخْت

ترجمہ:۔ خدا کو خدا کی ہستی سے پہچانا جا سکتا ہے۔

بقیہ صفحہ 12 پر

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 45

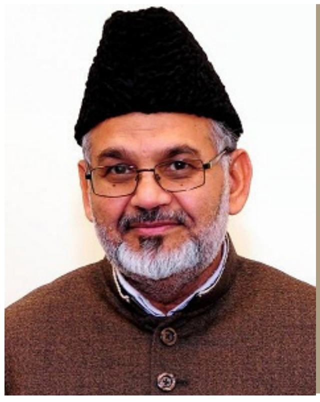

اسی طرح ایک متحرک اور پُرتشدد اینٹی احمدیہ تحریک جاری ہے۔ یہ پاکستانی قوم کے لئے زندگی بخش ہے کہ اس بات کو سمجھیں جو قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔

اس ضمن میں ہماری مکمل خاموشی، ہمارا اندھا پن، اور ہمارا بہرہ پن، صرف اورصرف اس لئے کہ ہمارے ہمسایہ امام نے ہمارے برین واش کیا ہوا ہے۔ احمدیوں کے خلاف نفرت میں قرآن کریم کی اس بیان اچھی باتوں میں ساتھ دو اور بری باتوں سے رکو، کے تحت ہم بہت بڑا جرم اور گناہ کر رہے ہیں۔

قطع نظر اس کے کہ برائی کی دور اندیشی سے کام لیا جائے تو بنیادی حقوق کے لئے ہر عاقل، بالغ اور مسلمان کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ ان سے قطع تعلق، قتل سے چشم پوشی بنیادی گناہ ہے۔ ان کو دربدر کرنا اور ان سے لڑائیاں کرنا، ان سے جو آنحضرتؐ کو آخری نبیؐ ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ یہ ایمان کا ستون نہیں ہے۔

عام عوام کو فوراً ہتھیار پھینک دینے چاہئے۔ ممکن ہے خوراک اور پٹرول بڑھانے اور گیس کی قیمتوں میں اضافہ کرنے سے ہتھیاروں کے پروگراموں میں خوراک ثابت ہوں، نفرت کا سودا کرنے والے، اور بے چینی پھیلانے والے لوگوں کو عدالتی نظام کے تحت پراثر اور مثالی انداز میں سزا ملنی چاہئے۔ ایسی سزائیں جو تمام قوم کے رونگٹے کھڑے کر دے جو حملوں کی بوچھاڑ احمدیوں اور اقلیتوں پر ہوئی۔ اسی طرح عمومی دہشت گردی، عام عوام کو اس سلسلہ میں سکھانا چاہئے کہ وہ کسی بھی غیرمتعلقہ واقعہ کی اطلاع حکام کو دیں۔ چاہے وہ کسی بھی ہمسایہ، رشتہ دار کاموں کی جگہ پر یا کسی بھی دوست کے ساتھ پیش آئے۔

اور پاکستانی پیپلز پارٹی کو اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے بانی کی غلطی کو سدھارنے کی کوشش کرنی چاہئے اور دوبارہ قانون سازی کرنی چاہئے۔ جس کے تحت احمدیوں کو غیرمسلم قرار دے دیا گیا تھا۔ جو کوئی کلمہ پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 25 جون 2010ء صفحہ 11 پر دو تصاویر کے ساتھ خاکسار کا مضمون شائع کیا ہے۔ بعنوان ’’وطن عزیز میں جاہلیت کا عروج‘‘ ایک تصویر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہے اور ایک تصویر میں لاہور میں جماعت احمدیہ کی مسجد دکھائی گئی ہے جس میں احمدیوں پر جمعہ کے روز حملہ کیا گیا۔

خاکسار کا یہ مضمون اس سے قبل دوسرے اخبارات میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ نفسِ مضمون وہی ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت یکم جولائی 2010ء صفحہ 19 پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مئی 2010ء کا خلاصہ عربی سیکشن میں حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ امام مرزا مسرور احمد نے جو عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ کے امام ہیں خطبہ جمعہ میں سورۃ الفرقان کی آیت 32 وَکَذٰلِکَ جَعَلۡنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ؕ وَکَفٰی بِرَبِّکَ ہَادِیًا وَّنَصِیۡرًا تلاوت فرمائی اورفرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر نبی کی مخالفت ہوئی یہ مخالفت کرنے والے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے نہیں ہوتے بلکہ مجرموں میں سے ہیں۔ جب آنحضرت ﷺ کی مخالفت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی فرمایا کہ یہ مخالفین مجرموں کا کام ہے۔ دشمنانِ دین ہمیشہ ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں کہ نبی کے پیغام کی مخالفت کریں۔ اس کے کام میں روکیں ڈالیں۔ لیکن یہ مخالفتیں، یہ تکلیفیں، یہ قتل مخالفین کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتے۔ آخر کار انبیاء ہی جیتا کرتے ہیں۔

امام مرزا مسرور احمد نے کہا کہ وہ کون سے ظلم ہیں جو آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ پر نہیں کئے گئے۔ لیکن آپؐ صبر فرماتے اور صبر کی تلقین فرماتے۔ اس بارے میں تاریخ میں کئی دردناک واقعات ہیں۔ ایک واقعہ اس طرح بیان ہوا ہے جو عمار ان کے والد یاسر اور والدہ سمیہ کا آتا ہے۔ جن پر بے انتہاء ظلم کیا جاتا تھا۔ ایسے ہی ایک موقع پر جب ان پر بے انتہاء ظلم کیا جارہا تھا اور آپ ﷺ کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا:

اے آل یاسر! صبر کرتے رہو۔ اللہ نے تمہارے اس صبر کی وجہ سے تمہارے لئے جنت تیار کر دی ہے۔ پس یہ ہمیشہ مجرموں کا طریقہ ہے کہ اللہ کے پیاروں کی مخالفتیں کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب مسیح موعودؑ نے دعویٰ کرنا تھا تو اللہ تعالیٰ کی یہ ہمیشہ کی سنت یہاں بھی جاری رہنی تھی۔ آپ کی مخالفت ہوئی آپ کا استہزاء کیا گیا۔ آپ کے ماننے والوں کو تکلیفیں دی گئیں دی جاتی ہیں اور دی جاتی رہیں گی۔ اور اس کو وہ خدمتِ اسلام سمجھتے ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے سورۃ الفرقان کی یہ آیت تلاوت کی: وَقَالَ الرَّسُوۡلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا ہٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَہۡجُوۡرًا (الفرقان:31)

اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ مہمانوں کی اکثریت خود تو قرآن کریم کی تعلیم کو بھلا بیٹھی ہے اور جب زمانے کا امام بلاتا ہے کہ آؤ تمہیں قرآن کریم کی تعلیم کے اسرار اور رموز سمجھاؤں تا تم اسلام کی حقیقی تعلیم دنیا میں پھیلا سکو تو اس کی مخالفت کی جاتی ہے۔

فرمایا پس چاہے یہ لوگ مخالفتیں کریں اور جتنا بھی زور لگانا ہے لگا لیں ان کی کوئی کوشش بھی کامیاب نہیں جائے گی اور ان کی یہ سب مخالفتیں، ایک دن ان مخالفوں پر ہی لوٹائی جائیں گی۔

فرمایا: پاکستان میں بدنام زمانہ اور ظالمانہ قانون نے احمدیوں پر جو پابندیاں لگائی ہیں اس میں ایک یہ بھی ہے کہ احمدی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ کا کلمہ نہ پڑھ سکیں۔ اس وجہ سے انتظامیہ وقتاً فوقتاً احمدیوں کو اپنے ظلم کا نشانہ بنانے کے لئے اس قانون کا استعمال کرتی رہتی ہے اور مولویوں کو خوش کرنے کے لئے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ پر اور قرآن کریم پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور تمام ارکان اسلام اور ارکان ایمان پر یقین رکھتے ہیں نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ حقیقی مومن ہیں کیونکہ احمدی ہی ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق زمانے کے امام کو بھی مانا ہے۔

پس مسلمان اور مومن کی تعریف جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کی ہے اس کے مطابق ہم مسلمان ہیں۔ اب ان قتل کرنے والوں کے بارے میں قرآن کریم کیا کہتا ہے؟ فرماتا ہے:

وَمَنۡ یَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَہَنَّمُ خٰلِدًا فِیۡہَا وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیۡمًا (النساء:94)

اور جو جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کرے تو اس کی جزا جہنّم ہے وہ اس میں بہت لمبا عرصہ رہنے والا ہے اور اللہ اس پر غضبناک ہوا اور اس پر لعنت کی، اور اس نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ذرا علماء اس بات پر غور کریں کہ اپنی ہی بنائی ہوئی نام نہاد مسلمان کی تعریف کی وجہ سے بھی یہ لوگوں کو قتل کر رہے ہیں۔ کسی جرم کے لئے ابھارنے والا اور پلاننگ کرنے والا اسی طرح مجرم ہوتا ہے جس طرح وہ عمل کرنے والا مجرم ہے۔ فرمایا:

بہرحال ہماری طرف سے تو یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے اور ہم نے ہمیشہ صبر کیا ہے اور صبر کرتے چلے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ تو شہیدوں کے بارے میں فرماتا ہے وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتًا ؕ بَلۡ اَحۡیَآءٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ یُرۡزَقُوۡنَ (آل عمران:170) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے اُن کو ہرگز مُردے گمان نہ کر بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں (اور) انہیں ان کے ربّ کے ہاں رزق عطا کیا جا رہا ہے

پس شہیدوں کے لئے تو اخروی نعمتوں کا فیضان جاری ہے لیکن مخالفین کے بارے میں فرماتا ہے وَتَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَکُمۡ اَنَّکُمۡ تُکَذِّبُوۡنَ (الواقعہ:83) کہ اپنا حصہ رزق تم نے صرف جھٹلانا بنالیا ہے۔ گویا ان کا جھٹلانا ہی یہ ان کا رزق بن گیا ہے۔ آپ علیہ السلام کو جھٹلایا جاتا تھا۔ پس یہ لوگ حقیقی رازق کو بھول چکے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

سب سے آخر میں اخبار نے مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر بھی دیا ہے نیز انٹرنیٹ اور ہماری الاسلام کی ویب سائٹ کی معلومات بھی۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 2 تا 8 جولائی 2010ء میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

اس مضمون میں خاکسار نے بتایا کہ دنیا کے ہرخطہ، ہرملک، ہرشہر میں کہیں نہ کہیں جلسے اور میٹنگز ہوتی ہیں اور ہرایک میٹنگ اور جلسے کی کوئی نہ کوئی غرض ہوتی ہے۔ اسلام میں بھی ایسی میٹنگ ہوتی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کا نام بلند کئے جاتے، آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کے محاسن بیان کئے جاتے ہیں تا لوگ ان راہوں پر چل کر اپنی زندگیاں سنوار سکیں۔ ایسی مجالس کی خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت قدر اور منزلت ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ فرشتے دنیا میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور

جہاں خدا کے نام کی عظمت کی خاطر اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات و اسوہ کو اجاگر کرنے کی خاطر میٹنگ ہوتی ہیں ان میں وہ خدا کے فرشتے بیٹھ جاتے ہیں اور پھر خداتعالیٰ کو اس کے بارے میں جا کر بیان کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ انہوں نے مانگا وہ ان کو دیا جاتا ہے۔ بلکہ فرشتے ایک ایسے انسان کا بھی ذکر کرتے ہیں جو وہاں پر بس یوں ہی آ گیا تھا۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے اسے بھی میں نے بخش دیا۔ خاکسار نے اس تمہید کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ 1891ء میں بنیاد رکھی اور 75 لوگ شامل ہونے کا ذکر کیا۔ اور پھر امریکہ کے اس سال (2010ء) کے جلسہ کی تاریخوں اور جگہ کا ذکر کیا۔ اور پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے مقاصد جو بیان فرمائے ہیں وہ حضور علیہ السلام کے الفاظ میں ان کا ذکر کیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دعائیں لکھیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 342)

خاکسار نے اس کے بعد لکھا کہ

ربوہ پاکستان میں 1983ء تک یہ جلسہ باقاعدگی کے ساتھ ہوتا آیا ہے اور اس آخری جلسہ میں اڑھائی لاکھ سے زائد احباب شامل ہوئے۔ لیکن جب ضیاء الحق نے جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈیننس جاری کیا اور یہ 1984ء کی بات ہے۔ اس سے آج تک جماعت احمدیہ کو ربوہ میں جلسہ سالانہ کرنے کی اجازت نہیں ملی۔ جبکہ ہر سال جماعت کی طرف سے حکومت کو جلسہ کی اجازت کے لئے لکھا جاتا ہے۔ مگر حکومت اس کو درخور اعتناء سمجھا جاتا ہے اور اجازت نہیں دی جاتی بلکہ اس کے برعکس اسی شہر میں دوسرے لوگوں کو جو ہمیں گالیاں دیتے ہیں اور ہمارے رسول کو جھوٹ بول بول کر مجروح کرتے ہیں جلسے اور جلوس نکالتے ہیں۔ اور بدزبانی کرتے ہیں انہیں وہاں پر جلسے کی اجازت دی جاتی ہے۔ یہ عوامی اور اسلامی حکومت کا ایک طریق ہے جو جماعت احمدیہ کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھتی ہے۔

اس کے بعد خاکسار نے ربوہ میں جلسہ کے دنوں میں گھروں میں مہمانوں کو ٹھہرانے کے بارے اور ڈیوٹیوں کے بارے میں بتایا ہے

الانتشار العربي
Al Enteshar Al Arabi Newspaper
Tel: 323-669-8838 - Fax 323-908-0427 Email alentesharr@yahoo.com www.jetprint.com/alenteshar
المنبر

اور جلسہ کے وہی اغراض و مقاصد اب تک ہیں جو بانی جماعت احمدیہ نے بیان کئے ہیں۔ یعنی جب وہ اکٹھے ہوں تو خدا کے نام کی خاطر۔ رسول پاک ﷺ کے نام کو بلند کرنے کی خاطر، اسلام کی تبلیغ کی خاطر، روز اس میں نرم زبان استعمال کر کے پیار و محبت اور بھائی چارے کی فضا قائم کرنے کی خاطر اور نفرت، حسد اور بغض کو ختم کرتے ہوئے یہی نعرہ بلند کرنے کی خاطر کہ:

’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 4 جولائی 2010ء صفحہ 2B پر خاکسار کا مضمون انگریزی میں شائع کیا جس کا عنوان ہے:

Independence Means Much More Than Just Freedom

آزادی کا مطلب اپنی ذمہ داریاں ادا کرنا ہے

یاد رہے کہ امریکہ اپنا یوم آزادی ہر سال 4 جولائی کو مناتا ہے۔ اس موقعہ کی مناسبت سے خاکسار نے یہ مضمون لکھا جو 4 جولائی کی اشاعت ہی میں شائع ہوا۔

خاکسار نے بتایا کہ میں بھی ایک امریکن شہری ہوں باقی امریکن شہریوں کی طرح جنہوں نے دوسرے ممالک سے یہاں آ کر اس عظیم ملک کی شہریت حاصل کی ہے۔ اور جو لوگ اپنے وطن عزیز کو چھوڑ کر دوسرے ممالک میں آبستے ہیں ان کی معاشی یا دیگر وجوہات ہوتی ہیں اور بعض اپنے ہی ملک کے باسیوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے وطن عزیز کو چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ وہاں پر انہیں اپنے مذہب پر عمل کرنے سے روکا جاتا ہے اور خصوصاً اس ملک میں جہاں آزادی کے ساتھ وہ اس ملک میں اپنی عبادات اور اپنے مذہبی فرائض کو آزادانہ ادا کر سکتے ہیں۔ بلا خوف و خطر اور بلاامتیاز۔ اس لئے یہ آزادی صرف آزادی نہیں بلکہ آزادی سے بڑھ کر نعمت ہے۔ اس ملک کا آئین و قانون باقی دنیا کے لئے اس معاملے میں ایک مثال ہے اور ایک نمونہ ہے۔ میں احمدی مسلمان ہونے پر فخر کرتا ہوں اسی طرح میں امریکن ہونے پر بھی فخر کرتا ہوں۔ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مسلمانوں کو ہدایت فرمائی ہے کہ ایک مسلم کو اپنے ملک کا وفادار ہونا چاہئے یہ اس کے ایمان کا حصہ ہے اور قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کو ظالم نہ ہونا چاہئے اور نہ ہی دہشت گردی کرنی چاہئے اور نہ ہی اسے جارحانہ کارروائی کرنی چاہئے اور نہ ہی زمین میں فساد پھیلانا چاہئے اور نہ ہی کسی کے حقوق کو غصب کرنا چاہئے اور اگر ان پر اس ملک میں ظلم ہو اور وہ اپنی عبادات نہ بجا لا سکتے ہوں تو ہجرت کر لیں۔ ’’مسلمان‘‘ کے معنوں میں ہی یہ بات شامل ہے کہ وہ پُرامن ہو۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ جو وہ کہتے ہیں اس کا مطلب بھی یہ ہے کہ میں تمہیں اپنی طرف سے امن و سلامتی کی ضمانت دے رہا ہوں۔ لیکن افسوس سے کہتا ہوں کہ میرا اپنا ہی ملک پاکستان جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کہلاتا ہے نے ان امور کا خیال نہیں رکھا۔ جس کا میں ذکر کر چکا ہوں اور امریکہ ان امور کی حفاظت کرتا ہے بمقابلہ پاکستان کے!

پاکستان کو تو ہر ایک کے ساتھ مساویانہ سلوک کرنا چاہئے۔ انہیں اپنے اپنے عقیدہ وہ مذہب کے مطابق آزادی ہونی چاہئے کہ وہ عبادت کریں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کو تو ہر ایک کی جان، مال کی حفاظت کرنی چاہئے کہ یہ اسلام کا حکم ہے لیکن پاکستان نے اپنے ہی آئین میں ترمیم کر کے ہمارے ان حقوق کو چھین لیا ہے۔

1973ء کے آئین میں جو پاکستان نے احمدیوں کے خلاف ترمیم کی اس سے ان کے سارے بنیادی حقوق چھین لئے گئے اور اب تک 1984ء میں پھر ان قوانین میں جو ترامیم کی گئیں ان کے ذریعہ تو نہ صرف بنیادی حقوق چھین لئے گئے بلکہ اگر کوئی احمدی اپنے آپ کو ظاہراً و باطناً قولاً و فعلاً مسلمان ظاہر کرتا ہے وہ قید میں ڈال دیا جائے گا۔ اور اس طرح اس وقت بھی سینکڑوں احمدی قید میں ہیں اور یہ قانونی طور پر احمدیوں کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔ یعنی حکومتی سطح پر احمدیوں پر ظلم روا رکھا جا رہا ہے۔ 28 مئی 2010ء کو لاہور میں ہماری 2 احمدیہ مساجد پر حملہ کر کے جمعہ پڑھنے کے لئے آئے ہوئے لوگوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا اور 86 لوگ موقعہ پر ہی مارے گئے۔ یہ سب کچھ ان قوانین کا نتیجہ ہے جو حکومت نے احمدیوں کے خلاف بنایا ہے۔ بعض جگہوں پر تو اس ظلم میں باقاعدہ پولیس بھی شامل ہوتی ہے۔ خواہ ملاں ہو یا حکومت سب اس بات پر اس وقت متفق ہیں کہ احمدی مسلمان کو مارا جا سکتا ہے اور تختہ ظلم پر لٹکایا جا سکتا ہے۔

اس لئے امریکہ کو چاہئے کہ وہ یوم آزادی کے موقعہ پر یہ بھی دیکھے کہ کن ممالک سے اس کے تعلقات ہیں اور وہ ممالک اپنے شہریوں کو ان کے بنیادی حقوق سے تو محروم نہیں کر رہے اور خصوصاً پاکستان تو اس پر اپنا اثر و رسوخ استعمال کرے تا کہ کہیں بھی کسی کے بنیادی حقوق کی پامالی نہ ہو۔

ڈیلی بلٹن کی 4 جولائی کی اشاعت میں ہی ایک نوجوان رضوان جتالہ کا خط بھی شائع ہوا ہے۔ We are one people۔ ’’ہم سب ایک ہیں‘‘ انہوں نے بھی اپنے مضمون میں یہ لکھا ہے کہ میں اس ملک کا مسلمان شہری ہوں اور مجھے اس ملک میں اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی ہے جس کی وجہ سے میں اللہ کا شکرگزار ہوں۔ اس ملک میں مختلف قومیتوں کے لوگ رہتے ہیں لیکن سب ایک ہیں۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 8 جولائی 2010ء میں صفحہ 21 پر خاکسار کا انگریزی کا مضمون ’’میرے نزدیک یوم آزادی کا مطلب‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

یہ مضمون بعینہٖ وہی ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ہر اخبار مضمون کا عنوان اپنی سوچ اور اپنے مطلب کے مطابق لگاتا ہے۔ عنوان مختلف ہے لیکن نفس مضمون وہی ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 9 جولائی 2010ء صفحہ 14 پر خاکسار کا ایک مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں 2 لوگوں کے بیانات شائع ہوئے ہیں۔ جنہوں نے پاکستان میں اقلیتوں کے بارے میں خصوصاً جماعت احمدیہ کے بارے میں بیان کیا ہے اور مضمون کا عنوان بھی ہر دو مضامین سے اخذ کر کے اخبار نے یہ لکھے ہیں!

فیصلہ خود کیجئے۔ ’’یہ پاگل پن کب ختم ہو گا؟ شیریں رحمان‘‘

’’پاکستان میں مذہبی توہین سے متعلق قوانین میں اصلاح کی ضرورت ...... ہما یوسف‘‘

روزنامہ جنگ 5 جولائی 2010ء شیریں رحمان کا ایک مضمون اس عنوان سے شائع ہوا ہے کہ ’’یہ پاگل پن کب ختم ہو گا؟‘‘ وہ لکھتی ہیں:

’’ریاستی تشخیص اور مذہب کے مابین گہرا تعلق ہمیشہ سے ہی ایک

خطرناک معاملہ رہا ہے۔ جب مذہبی تشخص کی بنیاد پر شہریوں کے ساتھ ناروا سلوک اور ان کا قتل کیا جانے لگے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم وحشیانہ طرزِ عمل سے کچھ زیادہ دور نہیں ہیں۔ یہ رویہ ہمارے اندر پختہ ہو چکا ہے اس مرحلے پر صرف عوام کا احتجاج اور حکومت کا سخت ردِ عمل ہی ہمیں تہذیب یافتہ اطوار کے ساتھ کھڑا کر سکتا ہے۔ لاہور میں احمدیوں کا قتل پہلا واقعہ نہیں ہے جس نے پاکستان کے قومی تشخص کی پالیسی کے اندر موجود خامیوں کو بے نقاب کیا ہے۔ اس سے قبل گوجرہ میں 2009ء میں عیسائیوں پر حملے کے دوران پولیس نے حملہ آوروں کو ہی تحفظ فراہم کیا تھا۔ 28 مئی کو ہونے والے حملے کے خلاف یقیناً کئی آوازیں اٹھی ہیں۔ مذہبی جماعتوں نے اقلیتوں کو دوسرے درجہ کا شہری قرار دے رکھا ہے۔ گیارہ مذہبی جماعتوں نے احمدیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنے پر حکومت پنجاب کی مذمت بھی کی ہے۔

اگرچہ پارلیمنٹ نے اس واقعے کو ناپسندیدہ فعل قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی ہے تاہم پنجاب کی غیر مذہبی جماعتوں کے تذبذب نے مساوات کے ان بلند و بانگ دعووں کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے۔ ایک سرکاری اہلکار نے TV کی براہ راست نشریات میں یہاں تک کہہ دیا کہ وہ احمدیوں کے خلاف نفرت کو ہوا دینے والے بینرز ہٹا نہیں سکتے۔ اقلیتوں کے خلاف نفرت پیدا کرنے والوں کو سزا دینے میں حکومت کی نااہلی بھی کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ یہ اس بات کو مزید تقویت دیتا ہے کہ گوجرہ میں عیسائیوں کے قاتلوں کی طرح احمدیوں کا قاتل بھی کیفرِ کردار کو نہیں پہنچ سکیں گے۔''

شیریں رحمان صاحبہ مزید لکھتی ہیں:

''اگر ہمارا یہی طرزِ عمل رہا تو یہ غیر محتاط رویہ ہمیں مزید تاریکی کی طرف دھکیلے گا۔ اس صورت حال میں آزادی کے ساتھ عبادت کرنا کیسے ممکن ہے، جہاں عوام کے ایک حلقے کو اپنی الگ شناخت پر مجبور کیا جائے یہ ایسا ہی ہے جیسے نازی جرمنی میں یہودیوں سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ اپنا قومی نشان (Star of David) ہر وقت اپنے ساتھ رکھیں۔ پاکستانی پاسپورٹ کے حصول کے لئے جس سے ملک کی شہریت کا تعین ہوتا ہے، یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ہر پاکستانی اس بات کی تصدیق کرے کہ وہ احمدیوں کو غیر مسلم سمجھتا ہے۔

اب صورت حال یہ ہے اور احمدیوں کے خلاف شدید منفی پروپیگنڈا نوجوانوں میں سرایت کر چکا ہے۔ غلط کام کرنے والوں کو تحفظ فراہم کرنے کے اس ماحول میں تشدد ایک متعین سمت میں بڑھ رہا ہے۔

ایک حدیث بھی اس سلسلہ میں انہوں نے نقل کی ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: آگاہ ہو! اگر کسی نے بھی اقلیت کے کسی فرد کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک روا رکھا یا اس کے حقوق کو غصب کیا یا اس پر تشدد کیا یا انہیں کسی چیز سے زبردستی محروم کرنے کی کوشش کی تو میں روز آخرت اقلیت کے حق میں اس مسلمان کے خلاف لڑوں گا۔''

(ابوداؤد)

اسی طرح القمر آن لائن کی 3 جولائی 2010ء کی اشاعت میں ہمایوسف کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں وہ رقمطراز ہیں:

''احمدی کمیونٹی کے خلاف تشدد کے حالیہ واقعہ میں لاہور میں ان کی عبادت گاہ پر حملہ ہوا جس میں 80 افراد ہلاک ہو گئے۔ لیکن افسوسناک امر یہ ہے کہ یہ رجحان کوئی نیا نہیں ہے گزشتہ چند عشروں کے دوران پاکستان میں مذہبی اقلیتوں خصوصاً احمدی، عیسائی، شیعہ اور ہندو کمیونٹیز کے ساتھ بدسلوکی کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔ ان کے حقوق اکثر اس بہانے سے غصب کئے جاتے ہیں کہ چونکہ وہ غیر مسلم ہیں اس لئے دوسرے درجہ کے شہری ہیں، پاکستان کے آئین کے مطابق ملک کی حکومت اور آئین میں کسی بھی طرح کی ترمیم کا اسلامی اصطلاحات سے مطابقت رکھنا لازم ہے۔''

وہ مزید لکھتی ہیں: ''1974ء میں سابق صدر ذوالفقار علی بھٹو نے مذہبی سیاسی جماعتوں کے دباؤ پر آئین میں ترمیم کی جس کے تحت احمدیوں کو مذہب کے معاملے میں نظریاتی اختلافات رکھنے کی بنیاد پر غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ مثال کے طور پر احمدی کمیونٹی کے افراد 19 ویں صدی میں احمدی فرقے کی بنیاد رکھنے والے مرزا غلام احمد کو پیغمبر مانتے ہیں۔ جبکہ مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آئین میں ترمیم کے اس اقدام نے پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کو عقیدے اور اظہار کی آزادی سے محروم کر دیا۔......

اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں کہ یہ قوانین جنہیں عام طور پر توہین رسالت کے قوانین کے نام سے جانا جاتا ہے گزشتہ کئی برسوں کے دوران مذہبی اقلیتوں کے ساتھ امتیازی برتاؤ کا موجب بنے ہیں۔ انسانی حقوق کے لئے کام کرنے والے گروہ مسلسل یہ بتاتے چلے آرہے ہیں کہ کس طرح پاکستان کی سنّی اکثریت کے بعض ارکان مذہبی توہین کی روک تھام کے قوانین کو سنسرشپ کا جواز فراہم کرنے، ذاتی جھگڑے چکانے حتیٰ کہ اراضی پر قبضہ کرنے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ جن میں کسی رقیب کے غیر مسلم ہونے پر مذہبی توہین کا الزام لگا دیا جاتا ہے۔''

وہ مزید لکھتی ہیں کہ 1974ء میں تقسیم ہند کے فوری بعد پاکستان کے بانی محمد علی جناح نے ایک سیکولر پاکستان کا تصور پیش کیا تھا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہندو ہندو رہے گا نہ مسلمان مسلمان۔ مذہبی اعتبار سے نہیں کیونکہ عقیدہ ہر فرد کا ذاتی معاملہ ہے بلکہ ریاست کے ہر شہری کے طور پر سیاسی اعتبار سے۔

انہوں نے مزید لکھا کہ 1953ء میں جو جسٹس ایم آر کیانی کے تاریخی رپورٹ پیش کی تھی۔ اس میں مذہب کو ریاستی امور اور قانون میں شامل کرنے کے خلاف خبردار کیا گیا تھا۔ اس نصیحت پر کان نہ دھرنے کا نتیجہ اب ہمارے سامنے ہے اور اقلیت مخالف جذبات بہت گہرے اور وسیع ہو گئے ہیں اور انہیں ریاست کی آشیر باد حاصل ہے۔''

''مذہبی اقلیتوں کے حقوق کے صحیح معنوں میں تحفظ کرنے کی سمت میں پیش رفت کے لئے لازم ہے کہ پاکستان کی حکومت پہلے قدم کے طور پر مذہبی توہین ختم کرے۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

آج کی دعا

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ۔رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 224)

ترجمہ: اے میرے رب! ہر چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب! تو میری حفاظت فرما، اور میری مدد فرما، اور اور مجھ پر رحم فرما۔

یہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی دعا ہے جس کو آپؑ نے اسم اعظم قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہو گی۔

بہت ہی پیارے قابل صد احترام آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی میں اپنے صداقت کے نشانات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ '(25) پچیسواں نشان کرم دین جہلمی کے اس مقدمہ فوجداری کی نسبت پیشگوئی ہے جو اس نے جہلم میں مجھ پر دائر کیا تھا۔ جس پیشگوئی کے یہ الفاظ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ۔ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ اور دوسرے الہامات بھی تھے جن میں بریت کا وعدہ تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس مقدمہ سے مجھ کو بری کر دیا''۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 224)

اس بارے میں مَیں ایک دعا کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں، چند دن پہلے مَیں نے خواب میں دیکھا کہ دشمن کا کوئی منصوبہ ہے، تو مَیں اس کو حملے سے پہلے ہی بھانپ لیتا ہوں اور اس وقت مَیں یہ دعا پڑھ رہا ہوں کہ رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ۔ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ اور پڑھتے پڑھتے مجھے خیال آتا ہے کہ اپنے سے زیادہ مجھے جماعت کے لئے دعا پڑھنی چاہئے تو اس میں جماعت کو بھی شامل کروں۔ تو اس حوالے سے مَیں آپ کو بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ احباب جماعت بھی اپنی دعاؤں میں اس دعا کو بھی ضرور شامل کریں، اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر ایک کو بچائے اور جماعت کی حفاظت فرمائے۔

(خطبہ جمعہ 3 اکتوبر 2008ء)

مرسلہ: مریم رحمٰن

مدثر ظفر

مناسب غذا بچوں کا مستقبل طے کرتی ہے

غذائی قلت کی شکار اقوام میں عدم برداشت زیادہ پائی جاتی ہے

بچوں کی پرورش انتہائی نازک اور بڑی بھاری ذمہ داری ہے۔دنیا میں قدم رکھنے کے بعد پرورش کا پہلا اور بنیادی مرحلہ بچے کی خوراک کا ہوتا ہے۔ایک جائزہ کے مطابق غریب اقوام کی متشددانہ ذہنیت کی ایک وجہ ناکافی اور کم غذائیت پر مشتمل خوراک کا ہونا بھی ہے۔ایسے بچے جو ابتداء سے غذائی قلت کا شکار رہے ہوں اور جن کی خوراک میں مناسب کیلوریز،آئرن اور پروٹین وغیرہ شامل نا ہوں جسمانی اور ذہنی طور پر مناسب نشو و نما پانے سے محروم رہتے ہیں۔پیدائش کے بعد بننے والے دماغی خلیے جو مائلین بنانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں نامناسب غذا کی وجہ سے نہیں بن پاتے جس کے نتیجے میں بچے کے بولنے اور سیکھنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔ان کی زبان بولتے وقت ان کا ساتھ دینے سے قاصر رہتی ہے۔بچے کی ابتدائی صحت اس کے وزن حتی کہ دماغ کے حجم کا مستقبل دوران حمل ماں کی غذائی عادات طے کرتی ہیں۔ماؤں کو عام دنوں کی نسبت دوران حمل پروٹین پر مشتمل زیادہ غذا استعمال کرنی چاہیے۔پیدائش کے بعد بچے کے دماغ کی نشو و نما کا انحصار بچے کی غذائیت کے معیار پر ہوتا ہے اور ماں کے دودھ میں بچے کے لیے ضروری تمام اجزاء وافر مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔ابتدائی 6 ماہ تک بچے کو سوائے ماں کے دودھ کے کسی اور چیز کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہوتی،حتی کہ پانی کی بھی نہیں۔اگر کسی وجہ سے ماں کا دودھ میسر نا ہو تو بچے کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈاکٹر کے مشورہ سے مجوزہ فارمولا دودھ دینا چاہیے۔اگر موافق آئے تو گائے اور بکری کا دودھ بہتر ہوتا ہے۔بھینس کے دودھ میں فیٹ بہت زیادہ ہوتا ہے جو انہیں دودھ ہضم کرنے میں مشکل ہوتا ہے۔6 ماہ کے بعد بچے کو لازماً ٹھوس غذا شروع کروا دینی چاہیے۔اس عمر میں بچے کو آئرن کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے جو صرف ماں کے دودھ یا فارمولا دودھ سے پوری نہیں ہو سکتی۔آئرن کی کمی بچوں کی ذہنی نشو و نما پر بری طرح اثر انداز ہوسکتی ہے۔دماغ کو آکسیجن پہنچانے والے خون کے سرخ خلیوں کی مناست تعداد کے لیے آئرن بہت ضروری ہوتا ہے۔

دو سال کی عمر تک بچوں کی خوراک میں چربی کی مناسب مقدار کا ہونا ضروری ہے۔اس ضرورت کا 50 فیصد حصہ ماں کے دودھ سے پورا ہو جاتا ہے۔چنانچہ 6 ماہ کے بعد ٹھوس غذا کے طور پر ایسی خوراک کا انتخاب کریں جن میں آئرن اور چربی کافی مقدار میں موجود ہو۔بچے کی حرکات وسکنات سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انہیں کب ٹھوس غذا شروع کی جائے۔درج ذیل علامات اس میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔

جب بچہ اپنا سر سنبھالنے لگ جائے،جب کرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھ سکے اور چیزوں کو پکڑنے کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھانے لگے، کھانے میں دلچسپی دکھائے اور چمچ کے لیے اپنا منہ کھولے اور چمچ منہ میں ڈالنے پر اپنے ہونٹ بند کر لے۔بعض بچوں میں یہ علامات 6 ماہ سے قبل بھی ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں البتہ اگر 7 ماہ کے بعد بھی ایسی کوئی علامت بچے میں ظاہر نا ہو یا وہ ٹھوس غذا لینے میں بالکل دلچسپی نا لے تو بچوں کے ماہر ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے۔

یاد رہے کہ جبلی طور پر بچوں میں صرف چوسنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔چبانے اور نگلنے کی صلاحیت کا بتدریج پیدا ہونا انہیں ابتداء میں دی جانے والی خوراک کی نوعیت پر منحصر ہے۔چونکہ ابتداء میں بچے کے مسوڑے نرم ہوتے ہیں اس لیے نرم غذا کے ساتھ انہیں کبھی کبھار گاجر یا کسی پھل کا ٹکڑا پکڑا کر چبانے کی مشق کروائی جاسکتی ہے۔بازار میں چبانے والے Teething Toy بھی ملتے ہیں لیکن ان سے حتی المقدور احتراز کرنا چاہیے۔گاجر وغیرہ اس کا بہترین نعم البدل ہے لیکن خیال رکھنا چاہیے کہ بچہ گلے میں نا پھنسا لے۔

ایسی غذاؤں کا انتخاب کریں جن میں آئرن کی مقدار زیادہ ہو۔اس میں سوجی،مرغی کا گوشت، مچھلی، کلیجی،ہرے پتے والی سبزیاں،انڈہ،دلیہ (میٹھا یا نمکین) چاول،دھی اور دودھ سے بنی اشیاء جیسا کہ کھیر،سوجی،دلیہ،سویاں اور گجریلہ وغیرہ شامل ہیں۔اس کے علاوہ ساگو دانہ (میٹھا یا نمکین) بھی بہت مفید ہے۔پھلوں میں ابتداء میں کیلا چونکہ نرم ہوتا ہے آسانی سے کھلایا جا سکتا ہے۔دیگر پھل بھی پھینٹ کر کھلائے جاسکتے ہیں۔اسی طرح حیلے بہانے بچوں کو مختلف ذائقوں سے روشناس کرواتے رہنا چاہیے۔ہر کھانے والی چیز بچے کو چکھائیں اس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ بچے کو کون سی چیز پسند ہے۔البتہ یہ بات مدنظر رکھنی چاہیے کہ بچے بہت زیادہ متلون مزاج ہوتے ہیں۔کھانے کے معاملے میں بھی یہی ہوتا ہے کہ مسلسل ایک طرح کے ذائقے سے بچہ پسند ہونے کے باوجود اس سے اکتا جاتا ہے۔جب بچے ایسا برتاؤ کرتے ہیں تو والدین پریشان ہو جاتے ہیں۔اس لیے بچے کے کھانے کے معمول میں تبدیلی کرتے رہنا چاہیے اور ایک ہی طرح کا کھانا روزانہ نہیں دینا چاہیے۔

عمر کے ساتھ ساتھ بچے کی خوراک اور مقدار میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔بچوں کا Taste Develop کرنا والدین کی ذمہ داری ہے اور اس معاملہ میں غربت یا ناکافی وسائل کو ذمہ دار ٹھہرانا درست نہیں ہے۔گھر میں جو بھی پکے بچے کو ضرور کھلانا چاہیے۔بچے کے بہتر مستقبل کی خاطر اپنی کھانے پینے کی عادات کو بدل دینے میں بھی ہرگز کوئی ہرج نہیں ہے۔بچے بالعموم زیادہ مرچ مصالحے والے کھانے کھانے سے گریز کرتے ہیں۔بچوں کی خاطر اس عادت کو بآسانی ترک کیا جا سکتا ہے۔

بچوں کو کھانے کی طرف راغب کرنا محنت طلب کام ہے جو مستقل مزاجی کو چاہتا ہے۔والدین بچے کا آئینہ ہوتے ہیں۔بچہ بھی وہی کرے گا جو انہیں کرتا ہوا دیکھے گا۔کھانے کا وقت ہونے پر بچے کے ساتھ ہی خود بھی کھانا کھائیں۔کھانے کے لیے جگہ مخصوص کریں اس کے لیے ضروری نہیں ہے کہ آپ کے گھر میں ڈائنگ ٹیبل ہو، گھر میں کوئی بھی جگہ مخصوص کی جا سکتی ہے۔بچے کے سامنے مخصوص جگہ پر نماز پڑھیں۔اس سے ان میں یہ احساس پیدا ہوگا کہ ہر کام کے لیے الگ جگہ ہوتی ہے۔کھانے کے دوران مخصوص کلمات کی مسلسل ادائیگی انہیں کھانے کی طرف متوجہ کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔چنانچہ کھانا کھانے کی دعا کو دہراتے رہنے کے ساتھ اس بچے سے Eye contact بنا کر رکھیں۔مقررہ وقت پر کھانا دینے اور کھانا کھانے کی جگہ مخصوص کرنے اور مخصوص کلمات کی ادائیگی اور کھانے کے باقاعدہ اہتمام سے بچے کے لاشعور میں یہ بات راسخ ہو جائے گی کہ یہ ایک بہت اہم چیز ہے اور ان میں ڈسپلن پیدا کرنے کا باعث بنے گی۔کبھی بھی کھانے کے کے لیے بچے سے زبردستی نا کریں۔کھانا کھانے کے دوران بچے میں شکم سیری کی علامات نظر آئیں تو کھانا ختم کرنے کے چکر میں زیادہ نا کھلائیں۔کھانے کے دوران اپنا مزاج خوشگوار رکھیں اور اس سے مسلسل باتیں کرتے رہیں،بچہ کوئی بات کرے تو فوراً اسے جواب دیں۔ایسا نہ کرنے سے بچہ بیزار ہوگا اور کھانے میں رغبت نہیں دکھائے گا۔بچہ چمچ یا کھانے کے برتن کو پکڑنا چاہے تو اسے پکڑنے دیں۔نوٹ کریں کہ کون ساکھانا بچے کو کتنی دیر میں ہضم ہو کر دوبارہ کھانے کی طلب ہوتی ہے۔بچہ کھانے کے دوران دلچسپی نہ لے،بہت آہستہ کھائے،سر پھیرے یا منہ بسورے، کھانے کے برتن یا چمچ کو دھکیلے تو یہ اس کے سیر ہونے کی علامات ہیں چنانچہ اپنا ہاتھ روک لیں۔

انسانی نظام انہضام ایک مشین کی طرح ہے۔کھانے کا وقت مقرر کرنے سے ایک فائدہ یہ ہوگا کہ ایک مخصوص دورانیہ کے اندر کھانا ہضم ہو کر قضائے حاجت ہوگی جس سے بچے کی صفائی ستھرائی میں کافی سہولت ہو جاتی ہے۔مجھے معین حوالہ یاد نہیں البتہ نفس مضمون ضرور مستحضر ہے۔کسی جگہ حضرت مصلح موعود نوّر اللہ کا ایک ارشاد پڑھا تھا جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ یورپین عین وقت مقررہ پر کھانا کھاتے ہیں نتیجتاً انہیں قضائے حاجت بھی عین وقت پر ہوتی ہے۔یہاں تک کہ وہ قضائے حاجت ہونے پر بتا سکتے ہیں کہ وقت کیا ہوا ہے۔

کھانے جن سے احتیاط کی ضرورت ہے

بہت زیادہ میٹھا بچوں کے دانتوں اور ان کے نظام انہضام کو متاثر کر سکتا ہے۔بچوں کو پھلوں کا رس دینے کی بجائے پھل کا ٹکڑا پکڑائیں اسے چبانے سے ان کے دانت اور مسوڑے مضبوط ہوں گے۔ماہرین ایک سال سے کم عمر بچوں کو شہد دینے سے منع کرتے ہیں شہد میں کلوسٹریڈیم بیکٹیریا ہوسکتا ہے۔چائے، کافی اور دیگر سافٹ ڈرنک چھوٹے بچوں کے لیے نقصان دہ مشروبات ہیں۔کچا پکا کھانا، کچی سبزیاں،تیز نمک مرچ والے کھانے۔میٹھا اور نمکین ہمیشہ اعتدال میں رہ کر دیں ورنہ بچہ نسبتاً پھیکا کھانا بالکل نہیں کھائے گا۔

بچوں کی نفسیات سمجھ کر ان کی پرورش کرنا بھی ایک آرٹ ہے۔یوٹیوب پر بے شمار چینل موجود ہیں جہاں اس بارے میں مکمل معلومات آپ کو مل جائیں گی۔اس میں ڈائیٹ پلان سے لے کر ان کی ابتدائی تعلیم و تربیت کے حوالہ سے ہرقسم کی معلومات تک بذریعہ انٹرنیٹ رسائی حاصل کر کے اپنے بچے کی بہترین پرورش کر سکتے ہیں۔برصغیر بالخصوص پاک و ہند میں کئی طرح کے روایتی Myths پائے جاتے ہیں۔ان میں گڑتی دینا، بچے کا سر بٹھانا اور بچے کے دانت نکالتے وقت پوٹیاں لگنا جیسے توہمات عام ہیں۔گڑتی دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات بچے کے لیے نقصان دہ ہوسکتا ہے۔ اس کی بجائے ماں کا پہلا دودھ ہی کافی ہے۔پھر نوزائیدہ بچوں پر ایک اور ظلم کیا جاتا ہے اور ماؤں کو ملامت کی جاتی ہے کہ انہوں نے بچے کا سر اچھے سے نہیں بٹھایا۔بعض اوقات اس مقصد کے لیے سر کو دبایا جاتا ہے یا وزن رکھا جاتا ہے اور یہ عمل دماغی خلیات کو ناقابل تلافی نقصان بقیہ صفحہ 12 پر

ڈاکٹر نصیر احمد طاہر۔ نیوپورٹ یو کے

انسانیت کی مدد، دنوں یا ہندسوں کی محتاج نہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔(آل عمران:111)

تم بہترین امّت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو۔

مدد کی تعلیم بھی الٰہی ہے

اللہ تعالیٰ نے روئے زمین کو انسانوں سے آباد کیا، ان کے آپس میں رشتے قائم کئے، باہم ایک دوسرے کے ساتھ ضرورتیں وابستہ کیں حقوق و فرائض کا ایک کامل نظام عطا فرمایا۔

دوسروں کو فائدہ پہنچانا اسلام کی روح اور ایمان کا تقاضہ ہے۔ انبیاء کی ابد سے تعلیم یہ رہی ہے کہ یہ سب اللہ کی تخلیق ہے، ایک دوسرے کی مدد کرو۔

اگر انسان انسان کے کام نہ آتا تو دنیا کب کی ویرانہ بن چکی ہوتی۔

انسان ایک دوسرے کیلئے بنا ہے

انسان اپنی فطری، طبعی، جسمانی اور روحانی ساخت کے لحاظ سے سماجی اور معاشرتی مخلوق ہے اسے اپنی پرورش، نشو و نما، تعلیم و تربیت، خوراک و لباس اور دیگر معاشرتی و معاشی ضروریات پوری کرنے کے لئے دوسرے انسانوں کا کسی نہ کسی لحاظ سے محتاج ہے۔

دوسروں کی مدد بھی معیار ہے

خدمت خلق وہ جذبہ ہے جسے ہر مذہب وملت اور ضابطہ اخلاق میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مذہب سے انسانیت اور خدمت نکال دی جائے تو صرف عبادت رہ جاتی ہے اور محض عبادت کے لئے پروردگار کے پاس فرشتوں کی کمی نہیں تھی۔

لطائف کی کئی اقسام ہیں

کئی لوگوں نے سوشل میڈیا پہ ایک پوسٹ شیئر کی جس میں لکھا ہے کہ سال 2022ء کا پہلا دن ریسکیو Rescue 1122 یعنی 22-1-1 ہے۔

اچھوتے لطائف یا اچنبھے کی بات یا عام معلومات کی حد تک کئی پوسٹس لوگ شیئر کر دیتے ہیں، اور عام طور پہ لوگ، ''ادھر سے آئی ادھر چلائی'' کر دیتے ہیں، وہی پوسٹس ہر گروپ میں نظر آئیں گی۔

انسان نے ایک دوسرے سے مدد کرنا بھی سیکھی لیکن یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ انسان فطری طور پر پہلے دن سے ہی ہمدرد ہے، اس بات کو قرآن نے بیان کیا۔

اللہ تعالیٰ کا ابد سے فرشتوں پہ واضح کرنا

اللہ تعالیٰ نے کہا یقیناً میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں فرشتوں نے کہا جو اُس میں فساد کرے اور خون بہائے؟ اس (اللہ) نے کہا یقیناً میں وہ سب کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ (البقرہ:31)

جب قابیل نے ہابیل کو مارنا چاہا، تو ہابیل نے کہا میں ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا (المائدہ:29)۔

اور جب قابیل نے ہابیل کو مار ہی لیا تو قابیل کے اندر سے ہی رحمدلی بھی جوش مار رہی تھی، یہ ایک فطری رحم تھا کہ لاش کی مزید بے حرمتی نہ ہو، پرندے جانور نہ کھائیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایسا بندوبست کیا کہ اس کے سامنے ایسے ہی دو کوّے لڑے، ایک کوّے نے دوسرے کو مار ڈالا تو قاتل کوّے نے چونچ کے ساتھ زمین کھود کر مردہ کوّے کو دفن کر دیا، گویا یہ ایک ترکیب تھی جو قابیل نے سیکھی جس میں اسے تسکین کا کچھ پہلو نظر آیا، تو اس نے بھی ہابیل کو ایسے ہی دفن کیا۔

انبیاء کی الٰہی تعلیم بھی رحمدلی ہی ہے

اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء کی تعلیم بھی رحم دلی اور انسانی ہمدردی و مدد پہ ہی مشتمل رہی، خدا تعالیٰ کی عبادت کے بعد انسانوں سے ہمدردی اور ان کی مدد کرنے کی تعلیم تو ابد سے تھی، جس کی کچھ جھلک تو اب بھی گزشتہ قوموں میں نظر آتی ہے۔ اگرچہ گزشتہ تعلیمات انسانی دخل سے بدل دی گئی ہیں۔ لیکن قرآن کریم جیسی زندہ کتاب جس کی حفاظت اپنے وعدہ کے موافق اللہ تعالیٰ خود کئے ہوئے ہے، ہم میں موجود ہے۔

احادیث سے مدد کی تعلیم

احادیث میں نبی ﷺ کی زندہ تعلیم ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

''جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی بے چینی اور تکلیف کو دور کیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بے چینیوں اور

تکلیفوں کو اس سے دور کرے گا۔ اور جس شخص نے کسی تنگدست کو آرام پہنچایا اور اس کے لئے آسانی مہیا کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے لئے آسانیاں مہیا کرے گا جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد پر تیار رہتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کے لئے تیار ہو۔''

(مسلم کتاب الذکر باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر)

نبی کا اسوۂ مبارکہ

خود نبی ﷺ نے تمام زندگی انسانوں کے لئے رحمت کا نمونہ پیش کیا۔ جنگی قیدیوں کی رسیاں بھی ڈھیلی کر دیں، طائف سے بڑھ کر ظلم اور کیا ہوگا کہ انہیں بھی معاف فرما دیا۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل قیامت کے روز فرمائے گا۔

اے ابن آدم! میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ کہے گا۔ اے میرے ربّ! میں تیری عیادت کیسے کرتا جبکہ تو ساری دنیا کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

کیا تجھے پتہ نہیں چلا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو تُو نے اس کی عیادت نہیں کی تھی۔ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تم اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس پاتے۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو تُو نے مجھے کھانا نہیں دیا۔ اس پر ابن آدم کہے گا۔ اے میرے ربّ! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جب کہ تُو تو ربّ العالمین ہے۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

تجھے یاد نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تھا تو تُو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو تم میرے حضور اس کا اجر پاتے۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا مگر تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ ابن آدم کہے گا۔ اے میرے ربّ! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو ہی سارے جہانوں کا ربّ ہے۔

اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا۔ مگر تم نے اسے پانی نہ پلایا۔ اگر تم اس کو پانی پلاتے تو اس کا اجر میرے حضور پاتے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل عیادۃ المریض)

یہودی گالیاں اور بد دعائیں دیتے رہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جواب دیں فرمایا نرمی رکھو اللہ نرمی پسند کرتا ہے اور جواب صرف ''وَعَلَيْكُمْ'' ہی دیا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ

یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تو کہتے ''اَلسَّامُ عَلَيْكَ'' آپ کو موت آئے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا ان کا مقصد سمجھ گئیں اور جواب دیا کہ ''عَلَيْكُمُ

السَّامُ وَاللَّعْنَةُ‘‘تمہیں موت آئے اور تم پر لعنت ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہرو عائشہ! اللہ تمام امور میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:

اے اللہ کے نبی! کیا آپ نے نہیں سنا یہ لوگ کیا کہتے ہیں؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے نہیں سنا کہ میں انہیں کس طرح جواب دیتا ہوں۔ میں کہتا ہوں ’’وَعَلَيْكُمْ ‘‘

(صحیح بخاری کتاب الدعوات. بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ حدیث نمبر: ٦٣٩٥)

اسلام کی تعلیم پہلے دن سے ہی ریسکیو ہے

اللہ تعالیٰ نے خود اورانبیاء کے ذریعہ انسانی ہمدردی سکھائی ہے، اور ہمارا مذہب اسلام تو ہے ہی سلامتی۔

جنگوں میں بھی صحابیات مرہم پٹی کرتیں اور پانی پلاتی تھیں۔ گویا ہمارے لئے ہر دن ریسکیو ہے ہر دن خدمت خلق ہے۔

موچی حج پہ نہ جائے مگر اللہ اس کا حج قبول کرے کہ اس نے ہمسائے کی بھوک میں مدد کی۔

احمدیت ہی حقیقی ہے

خاص طور پر ہماری تعلیم تو خاص ہونے کے بعد جوہمیں ملی وہ اور بھی واضح ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

مَرا مطلوب و مقصود و تمنّا خدمتِ خلق است

ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

آپ سے جو تاکیدی تعلیم آئی

شرائط بیعت میں چوتھی شرط ہے۔

’’یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا، نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے‘‘۔

اور نہم شرط ہے۔

’’یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا‘‘۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ

’’ہمارے بڑے اصول دو 2 ہیں۔ اوّل خدا کے ساتھ تعلق صاف رکھنا اور دوسرے اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا‘‘ (ذکر حبیب صفحہ 180)

احمدی اور خدمت خلق لازم و ملزوم ہیں

احمدی اپنوں کی مدد کے علاوہ ارد گرد کی خبر رکھ کر مدد کرتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے جو جماعت احمدیہ کو مدد کی توفیق دی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ مخالف بھلے مخالفت کریں مگر وہ یہ جانتے ہیں کہ احمدی سے مدد مانگی تو وہ کبھی بھی انکار نہیں کریں گے۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے۔

احمدی ہی ہے جو ان غریب لوگوں تک قربانی کا گوشت پہنچاتا ہے جنہیں کوئی نہ دیتا ہو، چاہے پولیس کیس بھی کیوں نہ بن جائیں۔

طبّی مدد

بے شمار ملکوں میں میڈیکل کیمپس، کلینکس، ہسپتال اور سب سے بڑھ کر ہیومینیٹی فرسٹ جو زلزلوں طوفانوں قحط اور جہاں پانی نایاب ہے وہاں زندگی بن کر ابھرتی ہے۔

یہ سب ایک برکت ہے۔ اور سب بے لوث خدمات انجام دے رہے ہیں، پوری دنیا میں احمدی ڈاکٹرز ہی ہیں جو وقف عارضی کر کے غریب ممالک کو مفت طبی سہولیات، مفت آنکھیں اور دل کے نازک معاملات میں فری آپریشن اور ادویات سمیت مدد کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ تمام دنیا میں ہومیو پیتھک ادویات سے مدد کی جاتی ہے۔ لوگ فری مدد کرتے ہیں۔

وبائی دور میں تو تمام دنیا میں بے شمار لوگوں کی مدد کی گئی۔ لوگ جانتے ہیں کہ احمدی جو خدمت کرے گا وہ اخلاص اور انسانیت کے نام پر کرے گا۔ کووڈ 19 کی ادویات بھی سب دنیا میں بے شمار لوگوں نے اسی یقین سے لیں۔

صرف ادویات ہی نہیں بلکہ خدام الاحمدیہ عالمگیر نے بوڑھوں اورغریبوں تک سودا سلف وخوراک پہنچانے میں اپنی زندگیاں داؤ پہ لگا رکھی ہیں۔

بہترین امت کی تمام نشانیاں احمدی میں ہی ہیں

اسی طرح اگر محلے یا دفتر میں کوئی نیا شخص آ جائے، جو نمازیں پڑھے، رشوت سے انکار کرے اور اس میں شرافت نظر آئے تو سب لوگ یقین کر جاتے ہیں کہ یہ احمدی ہے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اپنی قائم کردہ جماعت و خلافت سے وفاداری کے تعلق میں ہمیں تمکنت عطا فرماتا ہے۔ ہمارا شفیق ترین خلیفہ ہمارے امام ہماری دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہمیں صحت کے لئے بہترین مشورے دیتے ہیں اور ہمیں دشمنی کے بدلے مدد اور دعا کی تلقین فرماتے ہیں۔

ہمارے لئے خدمت انسانیت اور ہر لحہ ریسکیو ہے جو باعث رحمت باری تعالیٰ ہے۔

مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ اس وقت تک انسان کی ضروریات پوری کرتا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے کوشاں رہے۔‘‘ (حدیقۃ الصالحین صفحہ 643 از ملک سیف الرحمان)

صحیح بخاری کتاب الایمان بَابُ إِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الإِسْلاَمِ حدیث نمبر 11میں ہے۔

بہترین اسلام وہ ہے جس کے ماننے والے مسلمانوں کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامتی میں رہیں۔ یعنی ہر مسلمان دوسرے کیلئے باعث رحمت ہو۔ یہی سلامتی کی دعا ہمیں بار بار سکھائی گئی ہے۔

اس باب کی اگلی حدیث نمبر 12 بَابُ إِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الإِسْلاَمِ میں ہے:

ایک دن ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا:

’’تم کھانا کھلاؤ، اور جس کو پہچانو اس کو بھی اور جس کو نہ پہچانو اس کو بھی، الغرض سب کو سلام کرو‘‘

اسی اصول پہ ہمارا غرباء اور بے گھروں کو کھانا مہیا کرنے کا عالمگیر سلسلہ جاری ہے۔ پیاسوں کیلئے کنویں نلکے فراہم کیے جا رہے ہیں۔ ہمارے لئے یہی اصول مشعل راہ ہیں اور انہیں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دہرایا اور آگے ان کے خلفاء کرام لے کر چل رہے ہیں۔ جنہیں ہم نے اپنے بزرگوں سے پایا اور آگے نسلوں میں جاری رکھ رہے ہیں۔

ہمارے خدمتِ انسانیّت سے معمور و سرشار جذبات کسی مخصوص دنوں، ہفتوں، مہینوں، سالوں اور ہندسوں کے محتاج نہیں۔ بلکہ دکھی انسانیّت کی ہر آہٹ و پکار پر ہر وقت تیار ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولادوں کو خلافت احمدیہ کے بابرکت سایہ تلے ہمیشہ خدمت انسانیت کی توفیق میں بڑھاتا چلا جائے۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

بقیہ: مناسب غذا ...... از صفحہ 9

پہنچا سکتا ہے۔بعد از پیدائش بچے کا سرانتہائی نرم و نازک ہوتا ہے دبانے اورکسی قسم کے سانچے میں رکھنے کی بجائے سونے کے دوران بچے کی سر کی پوزیشن بار بارتبدیل کرتے رہیں اس سے بچے کا سر بہت اچھی طرح بیٹھ جاتا ہے اورکسی نقصان کا احتمال بھی نہیں رہتا۔یوٹیوب وڈیوز کی مدد سے اس بارے میں رہنمائی لی جا سکتی ہے۔ایک اور عام تصور یہ ہے کہ بچے دانت نکالتے ہیں تو انہیں پوٹیاں ضرور لگتی ہیں لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے۔پوٹیاں لگنے کا دانت نکالنے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔دراصل جب دانت مسوڑوں کو ہٹا کر اوپر آرہے ہوتے ہیں تو انہیں مسوڑوں میں بہت زیادہ irritation ہونے لگتی ہے اور وہ ہر چیز کو منہ میں ڈال کر چبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ان چیزوں کے ساتھ بہت سارے جراثیم اور بیکٹیریا وغیرا ان کے معدے میں پہنچ کر ان کا پیٹ خراب کر دیتے ہیں۔اس کا حل یہ ہے کہ بچے ناخن باقائدہ تراشیں،بچے کے کھلونے اور گھر کو صاف رکھیں اور حتی المقدور کوشش کریں کہ وہ کوئی چیز منہ میں نہ ڈالے۔اس کے کھانے پینے کے برتنوں کی صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھیں۔دانت نکالنے کے دوران انہیں گاجر،سیب یا نسبتاً کسی سخت پھل جو میسر ہو کا ٹکڑا پکڑا دیں۔یہ قدرتی Teether کا کام کرے گا۔جب بچہ دانت نکالنا شروع کرے تو اسے ہومیو پیتھک دوائی BIOPLASGEN No 21 استعمال کروائیں۔اس سے بچے کے دانت بغیر تکلیف کے نکلیں گے اور بچوں میں مٹی کھانے کی عادت بھی پیدا نہیں ہوتی۔

بقیہ: کلمات فارسی از ملفوظات ...... از صفحہ 5

د

ع دَرْبَاغْ لَالِہْ رُوْیَدْ ودَرْشُورِہْ بُوْم خَسْ

ترجمہ:۔ باغ میں پھول اگاتی ہے اور شورہ زمین میں گھانس پھونس۔

ے دِلَمْ مِیْ بِلَرْزَدْ چُوْ یَادْ آوَرَمْ
مُنَاجَاتِ شُوْرِیْدِہ اَنْدَرْ حَرَم

ترجمہ:۔ جب مجھے پریشان حال شخص کا حرم میں علیحدگی کی حالت میں دعا کرنا یاد آتا ہے تو میرا دل کانپ جاتا ہے۔

ع درْجَوَانِیْ کَارِ دُوْجَہَانِیْ کُنْ

ترجمہ:۔ جوانی میں دونوں جہانوں کے لئے کام کر۔

ع دَمَاغِ بِیْہُدِہْ پُخْتْ وخَیَالِ بَاطِلْ بَسْت

ترجمہ:۔ اس نے فضول خیال جمایا اور جھوٹی توقع رکھی۔

ے دُوْستَانْ رَا کُجَا کُنِیْ مَحْرُوْمْ
تُو کِہْ بَا دُشْمَنَانْ نَظَرْ دَارِی

ترجمہ:۔ دوستوں کو تو کب محروم کرے جبکہ تو دشمنوں کی بھی دیکھ بھال رکھتا ہے۔

ے دِیْوَانِہْ کُنِیْ و دُوْجَہَانَشْ بَخْشِیْ
دِیْوَانِۂ تُوْ دُوْ جَہَانْ‌رَا چِہْ کُنَدْ

ترجمہ:۔ تو اپنا دیوانہ بنانے کے بعد دونوں جہان بخش دیتا ہے تیرا دیوانہ دونوں جہانوں کو کیا کرے۔

ع دُنْیَا رُوْزے چَنْد آخِرْ کَارْ بَاخُدَاوَنْد

ترجمہ:۔ (یہ) دنیا چند روزہ ہے بالآخر خدا تعالیٰ سے ہی واسطہ پڑنا ہے۔

ع دِلْ رَا بِدِلْ رَاہِیْست

ترجمہ:۔ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔

ع دِلِ بِرْیَانْ وچَشْمِ گِرْیَاں

ترجمہ: مضطرب دل اور روتی آنکھ۔

ے دَشْتِ دُنْیَا جُزْ دَدْ و جُزْ دَامْ نِیْست
جُزْ بِخَلْوَتْ گاہِ حَقْ آرَام نِیْست

ترجمہ:۔ یہ دنیا کا جنگل درندوں اور پھندوں سے خالی نہیں، بارگاہِ الٰہی کی تنہائی کے سوا کہیں امن نہیں۔

ع دَسْتِ تُو دُعَائے تُو تَرَحُّمْ زِخُدَا
(الہام)

ترجمہ:۔ تیرا ہاتھ ہے اور تیری دعا اور خدا کی طرف سے رحم ہے۔

ع دَسْت دَرْ کَارْ و دِلْ بَا یَارْ

ترجمہ:۔ ہاتھ کام میں ہو اور دل محبوب (خدا) کے ساتھ۔

ع دِلْ بَا یَارْ دَسْت بَا کَارْ

ترجمہ:۔ دل خدا کے ساتھ ہو اور ہاتھ کام میں ہو۔

ایک سبق آموز بات

ہاتھ دھونا

ہاتھ دھونا ہمیں کس قدر بیماریوں اور جراثیموں سے بچاتا ہے اس کا اندازہ پہلے سے کہیں زیادہ پچھلے ڈیڑھ سال میں ہم سب کو ہوا ہے۔آج کل، کام اور شاپنگ سے گھر آ کر پہلا کام یہی کیا جاتا ہے کہ فوراً ہاتھ اچھی طرح دھولیں۔آنحضور ﷺ نے کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے کا ارشاد فرمایا ہے۔آپ ﷺ کھانا کھانے سے پہلے بھی ہاتھ دھوتے تھے کھانا کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھوتے اور کلی کرتے تھے بلکہ ہر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد کلی کیے بغیر نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے۔(بخاری) آنحضورؐ نے یہ بھی ہدایت فرمائی ہے کہ صبح بیدار ہوتے تین دفعہ ہاتھ دھولیا کریں۔نجانے رات کو بے خوابی میں ہاتھ کہاں کہاں لگتے ہیں۔بعض اوقات ریسٹورنٹ یا گھر میں بچے یا بڑے جلدی میں ہاتھ دھوئے بغیر کھانا شروع کر دیتے ہیں جو حفظان صحت کے اصولوں کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ سنت رسول ﷺ کے بھی خلاف ہے۔

مرسلہ: ناصرہ احمد، کینیڈا

فقہی کارنر

رشوت کی تعریف

حضرت مولانا نورالدین صاحب نے عرض کی کہ حضور (علیہ السلام) ایک سوال اکثر آدمی دریافت کرتے ہیں کہ اُن کو بعض وقت ایسے واقعات پیش آتے ہیں کہ جب تک وہ کسی اہلکار وغیرہ کو کچھ نہ دیں اُن کا کام نہیں ہوتا۔

فرمایا: میرے نزدیک رشوت کی یہ تعریف ہے کہ کسی کے حقوق کو زائل کرنے کے واسطے یا ناجائز طور پر گورنمنٹ کے حقوق کو دبانے یا لینے کے لئے کوئی مابہ الاحتظاظ کسی کو دیا جائے لیکن اگر ایسی صورت ہو کہ کسی دوسرے کا اس سے کوئی نقصان نہ ہو اور نہ کسی دوسرے کا کوئی حق ہو صرف اس لحاظ سے کہ اپنے حقوق کی حفاظت میں کچھ دے دیا جاوے تو کوئی حرج نہیں اور یہ رشوت نہیں بلکہ اس کی مثال ایسی ہے کہ ہم راستہ پر چلے جاویں اور سامنے کوئی کتا آجاوے تو اس کو ایک ٹکڑا روٹی کا ڈال کر اپنے طور پر جاویں اور اس کے شر سے محفوظ رہیں۔

(الحکم 17 اگست 1902ء صفحہ 8)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

طلوع وغروب آفتاب

18 مئی 2022ء

	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:17	18:53
مدینہ منورہ	04:10	19:00
قادیان	03:56	19:20
ربوہ	03:36	19:00
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:39	20:51